ہو الذی بعث فی الامیین رسولا منہم یتلوا علیہم ایاتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتاب والحکمۃ ۹

بزرگان نکردند پروای مال | کہ اموال راہست بعد از زوال
عنان سوئے علم و ادب تافتند | کہ نام نکو از ادب یافتند

ادب بہتر از گنج قارون بود
فزون تر ز ملک فریدون بود

الا لا یجہلن احد علینا | فنجہل فوق جہل الجاہلینا

لُبابُ الاحادیث

حدیث اربعین کے مطابق اس کتاب میں عبادات و معاملات و احکامات و اخلاق و ہدایات کے متعلق
۴۰۰ احادیث بیش بہا جمع کی گئی ہیں

مؤلفہ
محمد مصباح الدین احمد مؤلف مد الہارون یعنے سوانح عمری خلیفہ ہارون الرشید
و چمنستان عرب و غنچہ و کتاب اسٹیم انجن وغیرہا
فی الحال مقیم محلہ چمن گلی شہر لودیانہ

قاسمی پریس لودیانہ میں باہتمام محمد صغیر علی طبع شد
بار اول
قیمت

فہرست مطالب کتاب لباب الاحادیث

فہرست تمام شد

ابجد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علم دیں فقہ است

ہر کہ زیں منکر شود گردد خبیث

دیباچہ

الحمد للہ رب العالمین - والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین
محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین الیٰ یوم الدین ۰

حمد

خاصۂ خاصانِ رُسل صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم
کا جب یہ اعتراف ہے کہ ما عرفناک حق معرفتک
پھر بندۂ خاکی اگر ادعاءِ حمد باری کرے تو سراسر اُس کا لاف

و گزاف ہے ؎

دو کونش یکے قطرہ در بحرِ علم   گنہ بیند و پردہ پوشد بہ حلم

بری ذاتش از تہمتِ ضد و جنس   غنی ملکش از طاعتِ جن و انس

پرستارِ امرش ہمہ چیز و کس   بنی آدم و مرغ و مور و مگس

مراو را رسد کبریا و منی   کہ ملکش قدیم است و ذاتش غنی

بر احوالِ نابودہ علمش بصیر   باسرارِ ناگفتہ لطفش خبیر

بر و علم یک ذرّہ پوشیدہ نیست   کہ پیدا و پنہاں بہ نزدش یکیست

جہاں متفق بر الہیتش   فرو ماند در کنہِ ماہیتش

بشر ماورائے جلالش نیافت   بصر منتہائے جمالش نیافت

نہ بر اوج ذاتش پرد مرغ وہم   نہ در ذیلِ وصفش رسد دستِ فہم

(سعدیؒ)

خالقِ لم یزل کی کما حقہٗ توصیف اور تعریف انسان خاکی بنیان سے بالکل محال ہے ظاہر ہے کہ جب تک نظر حروف کی مقید ہے جمالِ معانی ظاہر نہیں ہو سکتا ۔ حضرت شیخ اکبر محی الدین عربی قدس سرہٗ فرماتے ہیں ؎

فَالکُلُّ عِبَارَۃٌ وَ اَنْتَ المَعْنیٰ ۔ یَا مَنْ ھُوَ لِلقُلُوْبِ مِقْنَاطِیْس

علمِ قدیم اُس کی سب سے اوّل صفت ہے صانعِ حقیقی سب سے بڑا مصنف ہے ۔ عالمِ بوقلموں اُس کی تصنیف کردہ کتاب ہے ۔ صاحبِ گلشن راز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

بہ نزدِ آنکہ جانش در تجلّی است ۔ ہمہ عالم کتابِ حق تعالیٰ است

خطبہ

حق تعالےٰ کی کتاب مجموعۂ عالمِ غیب اور شہادت ہے یہ
کتاب جمیع احکام - اسماء اور صفاتِ آلٰہی پر مشتمل ہے ؎
مجموعۂ دو کون را بقانونِ سبق - کردیم تفحص ورقاً بعد ورق
حقا کہ ندیدیم و نخواندیم درو - جز ذاتِ حق و شیونِ ذاتیہ حق
(جامی)
اِسلئے بہترین حمد لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ پر اکتفا کر کے اُس ذاتِ
قدسی صفات کی طرف رجوع کرتا ہوں کہ جس کی شان
میں لَوْ لَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ وارد ہے ؎

نعت
خدایت ثنا گفت و تبجیل کرد - زمیں بوس قدرِ تو جبریل کرد
تو اصلِ وجودِ آمدی از نخست - دگر ہرچہ موجود شد فرع تست
ترا عزِ لولاک تمکین بس است - ثنائے تو طٰہٰ و یٰسین بس است
جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کی
توصیف کا ینبغی نا ممکن ہے ؎
تراست مرتبۂ اعتدال در ہمہ حال - کہ در خصائص توحید اعدلی زہمہ
تمکن است ترا در مقامِ جمع الجمع - بدین فضیلتِ مخصوص افضلی زہمہ
اس لئے بہترین نعت محمد الرسول اللہ کا نذرانہ پیشکش کر کے
اور یہ عرض بصد ادب کر کے کہ ؎

بیت
ہزار بار بشویم دہن بہ مشک و گلاب - ہنوز نامِ تو گفتن کمال بے ادبیست
اصل مدعا کے جواہر زواہر کو یکقلم سلکِ تحریر میں
ترتیب دیتا ہوں -

کلمن

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ علم دین اور شریعتِ اسلامی کا مدار قرآن شریف اور احادیثِ رسولِ مقبول ہیں جو باتیں اُن سے ثابت ہوگئیں اُن میں مُطلق شک و شبہہ نہیں تمامی اسلامی مسائل فرقانِ حمید اور احادیث سے ماخوذ و مستنبط ہیں

علمِ دین افضل جمیع امورِ دینی ہے - حدیثِ صحیح میں وارد ہے کہ اللہ تعالیٰ اور ملائکہ اور جتنی مخلوقات زمین و آسمان میں ہے وہ سب اُس شخص کے واسطے جو علمِ دین سیکھتا ہے بہتری کی دُعا مانگتے ہیں - علمِ دین میں کوئی علم علمِ فقہ سے زیادہ افضل نہیں اِسواسطے کہ علمِ فقہ سے حلال اور حرام اور حکم اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کا پہچانا جاتا ہے مگر علمِ فقہ کی اصل علمِ حدیث ہے - علمِ فقہ علم حدیث سے ماخوذ ہے اور اُس کا محصّل اور نتیجہ ہے -

علم حدیث نہایت وسیع اور عالیشان علم ہے - علماءِ علمِ حدیث کے شرف کا تو کیا کہنا ہے اُس عام آدمی کو بھی کہ جس کو چالیس احادیث یاد ہوں بڑا درجہ قیامت کے روز ملیگا - رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میری اُمت میں سے جو شخص چالیس حدیثیں میری اُمت کو سنائیگا اور اُنکو یاد کریگا وہ قیامت کے دِن علماء اور شہیدوں کے زمرہ میں اُٹھایا جائیگا - اِس بشارت کے موافق صدہا علماء

نے خلوص اور خوبی سے چالیس چالیس حدیثیں اپنے اپنے طرز پر جمع کر کے شایع کیں -

اِس عاصی پُر معاصی کا بھی مدّت سے ارادہ چالیس احادیث نبوی کو مجتمع کرنے کا تھا مگر کم علمی ہمیشہ مانع آتی تھی - اتفاق سے بعد بسیار تلاش و تفحص احادیث کا ایک قلمی نسخہ مولانا محمد محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ترتیب دیا ہوا مِل گیا اِس مجموعہ کا نام لباب الاخبار ہے - حقیقت میں یہ نسخہ نخفۂ روزگار ہے - یہ نسخہ عربی اور فارسی میں تھا میں نے اُردو خوان اصحاب کے فائدہ کے لئے اُس کو سلیس عام فہم اُردو میں ترجمہ کر دیا - اِس کتاب میں نہایت فائدہ مند اور قابلِ یادداشت چالیس باب ہیں ہر باب میں اوسطاً دس احادیث شریف ہیں - اِس طور سے یہ کتاب چار سَو حدیثوں کا لاثانی مجموعہ ہے - اِس ترجمہ کا نام لباب الاحادیث ہے -

۴۰۰ احادیث شریف کا مجموعہ ہے

اِن چار سَو احادیث شریف کے علاوہ ضمیمہ کے طور پر کتاب کے آخر میں میں نے بہ نظرِ فائدہ عام شرح وقایہ کے ترجمہ نور الہدایہ کا مقدمہ لگا دیا ہے - یہ مقدمہ اِس کتاب سے زیادہ تر مناسبت رکھتا ہے - مقدمۂ مذکور میں سے بیان تعریفِ حدیث - اور اقسامِ حدیث - صحاح ستّہ کے مؤلفین - یعنے بخاری - مسلم - ابوداؤد - ترمذی - نسائی - ابن ماجہ رحمہم اللہ اجمعین

کا احوال لکھکر۔ تھوڑا سا بیان تقلید مذہب معین اور غیر مقلدین کے مطاعن کا جواب لکھدیا گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کو اس کتاب کے مطالعہ سے فائدہ پہنچے تو وہ اس عاصی پُر معاصی کو مغفرت اور بخشایش کی دُعا سے محروم نہ فرمائیں ع

بر کریماں کارہا دشوار نیست

مولانا محمد محمود رحمۃ اللہ علیہ مؤلفہ لباب الاخبار کے وطن اور سنین پیدائش اور وفات کا حال معلوم نہ ہوسکا۔ جدِ محترم مولانا و مرشدنا مولوی رفیع الدین احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے کتب خانہ سے مجھکو یہ قلمی کتاب دستیاب ہوئی۔ جس سے صرف اسقدر حال معلوم ہوا۔ کہ مولوی رفیع الدین احمد صاحب مرحوم نے اپنے ہاتھ سے اس کتاب کو سنہ ۱۲۷۴ ہجری قدسی میں نقل کیا۔ جسکو اب ۵۳ برس کا عرصہ گذر چکا۔ بہر حال مولانا محمد محمود رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ کو ۱۰۰ برس سے کم کا عرصہ نہیں گذرا۔

مولانا رفیع الدین احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ میرے جدِ حقیقی مولانا امین الدین احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے برادر معظم تھے اُن کی وفات سنہ ۱۳۰۷ ہجری قدسی میں ہوئی انکی تاریخ وفات یہ ہے ؎

زاری کا سر۔ الم کی کمر۔ اور بلا کا پا۔ اک سطر میں بروئے عدد انکو گر لکھا
معلوم اس سے صاف یہ ہوجائے ای فتا۔ وہ فخرِ اولیاء جہاں نازِ اتقیا
شاہ رفیع دیں سرتاجِ قبولیت۔ محروم ہم کو اپنی زیارت سے کر گیا
زاری کی۔ الم کی کمر۔ بلا کا پا
(سنہ ۱۳۰۷ ہجری)

تحفہ

مقصود اصلی اِس کتاب کے ترجمہ اور اشاعت سے فائدہ خلق اللہ ہے ۔ اِس کتاب کے مطالعہ سے جو صاحب مسرور و محظوظ ہوں اُن کی خدمت میں التماس ہے کہ جس جگہ از رہِ خطاءِ انسانی کسی قسم کی لغزش پائیں اُس سے ضرور مطلع فرمائیں تاکہ طبع ثانی میں بشکوری تمام درستی کر دیجائے ۔

اِس کتاب کے پڑھنے کا یہ طریقہ رکھیں کہ قبل شروع کتاب کے با ادب بیٹھ کے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم پر درود شریف تین بار اور سورۂ اخلاص تین بار اور الحمد ایک بار پڑھیں۔ اور ثواب اِس کا تمام صحابہ اور علماء اور سب بزرگانِ دین بلکہ کافۃ المسلمین کو پہنچائیں بعد اس کے اِس کتاب کا مطالعہ کریں ۔ اور پھر بعد فراغ کے بھی ایسا ہی کریں اور یہ تصوّر کریں کہ جتنا علم سیکھتے ہیں یا سکھاتے ہیں وہ سب خالصاً خدا کے واسطے اور اُس کی رضامندی کے لئے اور عمل کرنے کے واسطے ہے ۔ اِن سب شرائط کی رعایت کے بعد اللہ تعالیٰ ضرور عِلم میں برکت دیگا اور توفیق عمل کی عطا فرمائیگا فقط

الملتمس محمد مصباح الدین احمد عفی عنہ متوطن

ضنطغ

رہتک۔ سابق پرائیویٹ سکرٹری

دربار ٹونک

مؤلف "الهارون" یعنے سوانحعمری خلیفہ ہارون الرشید و "چمنستان عرب غنچۂ حج" و "لباب الاحادیث" و "اسٹیم انجن" و "مصباح الادب" و "محاربۂ فرانس و پروشیا" وغیرہ وغیرہ

فی الحال

اڈیٹر اخبار "سول اینڈ ملٹری نیوز" لودیانہ

مورخہ ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۲۷ھ ہجری قدسی

مطابق

۱۵ جولائی ۱۹۰۹ء

فی الحال مقیم محلہ گلچمن گلی شہر لودیانہ (پنجاب)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلا باب (۱)

علم اور علماء کی فضیلت میں

۱ - جنابِ رسالتماب رسولِ مقبول نبی اکرم احمدِ مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم روحی فداہ نے حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ جو ایک بہت بڑے جلیل القدر اصحابی تھے ارشاد فرمایا کہ "اے ابنِ مسعودؓ علماء کی صحبت میں تیرا بیٹھنا اگرچہ تو قلم بھی ہاتھ میں نہ پکڑے اور ایک حرف بھی نہ لکھے تیرے لئے اس بات سے بہتر ہے کہ تو ہزار غلاموں کو راہِ خدا میں آزاد کرے۔ اور عالم کے منہ کی طرف تیرا دیکھنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہزار گھوڑے خیرات کرنے سے بہتر ہے اور عالم کو سلام کرنا ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہے"

۲ - رسولِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "ہزار عابد مجتہد اور پرہیزگار کی بنسبت ایک فقیہہ عالم شیطان پر سخت اور دشوار ہوتا ہے"

۳ - رسول اللہ صلعم نے ارشاد فرمایا کہ "عالم کی فضیلت عابد پر ایسی سمجھنی چاہیئے جیسے کہ میری فضیلت میری امت پر ہے"

۴ - پیغمبرِ خدا صلعم نے ارشاد فرمایا کہ "جو شخص علم سیکھنے کی نیت سے حرکت کرکے اپنا جوتا پہنے تو قدم اٹھا کر چلنے سے پہلے اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ بخش کر اس کی مغفرت کر دیتا ہے"

۵ - حضرت حبیبِ خدا صلعم نے ارشاد فرمایا کہ "جس شخص نے عالم کی تعظیم کی اس کا یہ کام ایسا ہے کہ جیسے اس نے میری تعظیم کی - اور جس نے میری تعظیم کی اس نے گویا اللہ تعالیٰ کی توقیر کی اور جس نے اللہ تعالیٰ کی توقیر کی اس کو بہشت میں جگہ ملے گی"

۶ - جناب نبی اللہ صلعم نے ارشاد فرمایا کہ "جو شخص کسی عالم کا چہرہ دیکھ کر خوش ہوتا ہے اللہ تعالےٰ اس کے اس طرح دیکھنے اور خوش ہونے سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے وہ فرشتہ قیامت تک اس شخص کیلئے مغفرت اور اس کے گناہوں کی بخشش کی دعا کرتا رہتا ہے"

۷ - رسولِ خدا صلعم نے ارشاد فرمایا کہ "جاہل کی عبادت سے

چھٹا باب (٦)

وضو کی فضیلت میں

۱۔ پیغمبرِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز کے لیئے وضو کرے اور بہت اچھی طرح احتیاط سے وضو پورا کرے وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوجاتا ہے جیسا کہ ماں کے پیٹ سے آج پیدا ہوُا ہے۔

۲۔ رسولِ مقبول صلعم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی نماز کے لیئے وضو کرے اور اچھی طرح سے وضو کو پورا کر کے نماز پڑھنے کھڑا ہوجائے اور نماز پڑھے تو یہ نماز اُن باتوں کا کفارہ ہے جو اِس نماز سے دوسری نماز تک اُس سے سرزد ہوں۔

۳۔ حبیبِ خدا صلعم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص رات کو با وضو پاک سو جائے اور اُسی شب مرجائے تو وہ خدائے تعالےٰ کے نزدیک شہید ہے اُس کو شہادت کا درجہ ملے گا۔

۴۔ حضرت سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص طاہر اور پاک با وضو رات کو سوجائے وہ ایسا ہے جیسے کہ دن کو روزہ دار رہا ہو۔ اور رات کو

قائم اللیل یعنے رات عبادت میں گذاری ہو ۔

۵ ۔ رسول اللہ صلعم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص پاکی کے ساتھ وضو کرتا ہے خدائے تعالےٰ کے حکم سے دس نیکیاں اُس کے نام لکھی جاتی ہیں ۔

۶ ۔ باعث ایجادِ ہر دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کا وضو نہیں اُس کی نماز نہیں اور جو وضو اللہ پاک کے نام سے شروع نہیں کرتا اُس کا وضو نہیں ہوتا یعنے وضو کرتے ہوئے شروع وضو میں یہ کہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ ؕ

۷ ۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پاکی آدھا ایمان ہے ۔ (مطلب یہ کہ پاک اور با وضو رہنا نہایت افضل بات ہے)۔

۸ ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وظیفہ یعنے معمول وضو کا ایک بار دھونا ہے پس جو شخص دو مرتبہ دھووے اُسکو دو برابر اجر ملیگا اور جو شخص تین مرتبہ دھووے بیشک اُسکی وضو میری اور میرے سے اگلے پیغمبروں کی وضو ہے ۔

۹ ۔ حبیبِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کسی کی نماز خدا قبول نہیں کرتا جبکہ کسی کا

وضو ٹوٹ جائے۔ جس کا وضو ٹوٹ جائے اُسکو چاہیئے کہ دوبارہ وضو کرلے۔

١٠۔ صاحبِ معراج لولاک لما خلقت الافلاک صلعم نے ارشاد فرمایا کہ وضو پر وضو کرنا نورٌ علےٰ نور ہے۔

ساتواں باب(٧)

مسواک کرنے کی فضیلت میں

١۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم نے ارشاد فرمایا کہ خلال اور مسواک کے ساتھ ایک نماز پڑھنا افضلتر ہے۔ اُن ستر نمازوں سے جو بلا خلال اور بے مسواک کئے پڑھی جائیں۔

٢۔ آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا کہ مسواک کیا کرو کہ مسواک کرنے سے منہہ پاک و صاف ہوجاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رحمت ہوتی ہے۔

٣۔ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا کہ دو رکعتیں مسواک والی نماز کی بے مسواک والی ٧٠ رکعتوں سے بہتر ہیں۔

٤۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ چھ چیزیں

پیغمبروں کی سنّت ہیں۔ بردباری و حلم۔ حیار و شرم۔ حجامت۔ مسواک۔ خوشبو اور کثرتِ ازواج۔

۵۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے دِن تین چیزیں تمام مسلمانوں پر واجب ہیں۔ غسل کرنا مسواک کرنا۔ اور خوشبو لگانا۔

۶۔ رسولِ معظم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امّت میں سے خلال کرنے والوں پر خدا کی رحمت ہو جیو۔ جو وضو میں اور طعام میں خلال کرتے ہیں۔

۷۔ جناب سرورِ کائنات علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا کہ مسواک کرنے سے اپنے دہنوں کو پاک رکھو اِس لئے کہ دہن قرآن شریف کا رہگذر ہے۔

۸۔ نبی اکرم صلعم نے ارشاد فرمایا کہ خلال مت کرو آس۔ انار اور رتنے کی لکڑی سے کہ اِن سے دانتوں میں کیڑے پڑ جاتے ہیں۔

۹۔ پیغمبرِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک نماز جو مسواک کے ساتھ ادا کی جائے وہ زیادہ افضل ہے اُن ۷۰ یا ستّر نمازوں سے جو بے مسواک پڑھی جائیں۔

۱۰۔ جناب رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جبرئیل صلواۃ اللہ وسلامہ علیہ نے مجھکو مسواک کرنیکی بہت بہت وصیت کی یہانتک کہ مجھے خوف ہوا کہ کہیں دانت نہ گر پڑیں +

آٹھواں باب (۸)

اذان دینے کی فضیلت میں

۱ - پیغمبر علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مسجد میں سات سال تک مؤذّنی کرے اور خدائے تعالےٰ سے اُجرت چاہے تو اللہ تعالےٰ اُس کے واسطے دوزخ کی آگ سے نجات اور برئیت لکھ دیتا ہے -

۲ - رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ایکبار اذان کہتا ہے اُس کے لیے جنّت واجب ہوجاتی ہے اور جو کوئی پانچ وقتوں کے نمازوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے واسطے اذان کہے اور خدائے تعالےٰ سے مزدوری طلب کرے تو اللہ تعالےٰ اُسکے سب پچھلے گناہ بخشدیتا ہے

۳ - نبیِ اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین گروہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ عذابِ قبر سے نجات دیتا ہے ایک شہید - دوسرا مؤذن - تیسرا جو شخص کہ جمعہ کے دِن یا شبِ جمعہ کو مرے

۴ - پیغمبرِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر آدمی یہ جان لیں کہ اذان کہنے اور نماز کیلیئے صفِ اول میں

کھڑے ہونے کا کس قدر ثواب ہے تو وہ ان دونوں باتوں کیلئے
بڑی کوشش کیا کریں - اور اگر وہ یہ جان لیں کہ نمازِ عشا اور
نمازِ صبح کے پڑھنے میں کس قدر بحد ثواب ملتا ہے تو انکو اِن
نمازوں کا اِس قدر خیال دامنگیر رہے کہ اُن سے صبر نہ ہوسکے۔

۵ - رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا
کہ جب اذان کا وقت ہوتا ہے تو دروازے آسمان کے کھل جاتے
ہیں اور دُعا قبول ہوتی ہے اور جب اقامت کا وقت نزدیک آجاتا
ہے تو کوئی دُعا رد نہیں ہوتی -

۶ - نبی علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی اذان سُنکر
یہ کلمات کہے مرحبا یاالقائلین عدلاً و مرحبا بالصّلوٰۃ واھلاً
تو اللہ تعالےٰ اُس کے نامۂ اعمال میں ہزار ہزار نیکی لکھتا ہے -
اور ہزار ہزار بدی سے اُسکو پاک کرتا ہے اور ہزار ہزار درجہ
اُس کے بڑھا دیتا ہے -

۷ - پیغمبرِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا
کہ اذان کہنے کو سونا اور چاندی دیکر خرید کرلو اور امامت کرنیسے پرہیز کرو

۸ - حبیبِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اذان
کہہ اگرچہ لوگ تجھے منع کریں اور امامت مت کر اگرچہ تجھے عطا کریں

۹ - رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو
شخص اذان سنے اور جواب مؤذن کا نہ دیوے جیسے کہ

مؤذن کہتا ہے یہ نہ کہے تو مرنیکے وقت شہادت کا کلمہ اُس کی زبان سے نکلنا دشوار ہوگا - اِسی طرح جو آدمی اقامت سنے اور جو مؤذن کہتا ہے وہ نہ کہے تو قیامت کے دِن جب سب مومن سجدہ کرینگے تو اُس سے سجدہ نہیں ہو سکیگا -

۱۰ - نبیِ اِللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس دِن سوائے عرش کے سایہ کے اورکہیں سایہ نہ ہوگا تین گروہ خدائے تعالےٰ کے عرش کے نیچے جگہ پائیں گے - اوّل بادشاہِ عادل - دوسرے وہ مؤذن جس کو وقت پر اذان دینے کا خیال لگا رہتا ہو تیسرے وہ قرآن شریف پڑھنے والا کہ جو ہرروز ۲۰۰ آئتیں قرآن شریف کی پڑھتا ہو -

---

نواں باب (۹)

جماعت کی نماز کی فضیلت میں

۱ - باعثِ تکوینِ عالم صلعم نے ارشاد فرمایا کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا ثواب تنہا نماز پڑھنے کے ثواب سے ۲۷ گنا زیادہ ہوتا ہے -

ستائیس

۲- آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مرد کی نمازِ باجماعت تنہا نماز سے بقدر ۱۲۵ نمازوں کے زیادہ ہے -

۳- رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح کی نماز جماعت سے پڑھے پھر بیٹھکر اللہ تعالےٰ کے ذکر میں مشغول رہے یہانتک کہ آفتاب نکل آئے تو اُس شخص اور دوزخ کی آگ کے بیچ میں ایک پردہ حائل ہوجاتا ہے -

۴- حبیبِ خدا صلعم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص چالیس دن تک برابر جماعت کے ساتھ نماز پڑھے تو اللہ تعالےٰ اُس کے واسطے برأت اور نجات دوزخ کی آگ سے چھٹکارا پانے کیلئے لکھ دیتا ہے اور نفاق سے اس کو محفوظ رکھتا ہے -

۵- رسولِ اکرم صلعم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نمازِ جماعت میں حاضر ہوتا ہے گھر سے مسجد تک آنے اور جانے میں ہر ہر قدم کے عوض دس دس نیکیاں اللہ تعالیٰ اُس کے واسطے لکھتا ہے اور دس دس بدیئیں اس سے دور کرتا ہے اور دس درجہ اُس کے بڑھاتا ہے -

۶- باعثِ ایجادِ افلاک سرورِ کائنات صلعم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ مجھ کو اور میری امت کو نمازِ جماعت میں کس قدر ثواب ہے ؟ جبرئیل علیہ السّلام نے جواب دیا کہ اے محمّد صلعم اگر دو شخص جماعت سے نماز پڑھیں

تو اللہ تعالیٰ اُنکو ہر رکعت کے عوض میں ایک سو نمازوں کا ثواب عطا کریگا اور اگر جماعت میں تین آدمی ہوں تو اللہ تعالیٰ ہر ایک رکعت کے لئے ۳۰۰ نمازوں کا ثواب عطا فرمائیگا۔

۷ ۔ رسول اللہ صلعم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جماعت کے ساتھ نماز پڑھیگا وہ پُل صراط کے اوپر سے چمکنے والی بجلی کیطرح آناً فاناً میں گذر جائیگا۔

۸ ۔ پیغمبرِ خدا صلعم نے ارشاد فرمایا کہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا رحمت ہے اور دنیا اور اُس کی تمام چیزوں سے بہتر ہے

۹ ۔ پیغمبر علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا کہ مسجد کے ہمسایہ سے نماز ادا نہیں ہوتی مگر مسجد میں ۔ یعنے گھر میں ہمسایۂ مسجد اگر نماز پڑھے گا تو وہ کالعدم ہے مسجد میں پڑھے گا جب درست ہوگی ۔

۱۰ ۔ رسُولِ اکرم صلعم نے ارشاد فرمایا کہ جماعت کا ترک کرنے والا اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ چاروں کتابوں توریت انجیل ۔ زبور اور فرقانِ حمید میں ملعون لکھا ہوا ہے جماعت کا چھوڑنے والا جب چلتا ہے تو زمین اُس پر لعنت کرتی ہے ۔

دسواں باب (۱۰)

روزِ جمعہ کی فضیلت میں

۱ - رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کا دِن اور سب دِنوں کا سردار ہے - جمعہ کا دِن عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دِن سے بھی بزرگ ہے -

۲ - پیغمبرِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دِن غسل کرتا ہے تو وہ غسل اُس کی سب خطاؤں اور گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے -

۳ - نبیِ اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کی رات اور جمعہ کے دِن میں بیشک ۲۴ ساعتیں ہیں - اللہ تعالیٰ اُس دن رات کی ہر ایک ساعت میں ۶ لاکھ گناہگاروں کو دوزخ کی آگ سے آزاد کرتا ہے -

۴ - حبیبِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کی نماز بغیر عذر کے ترک کرے اُس کے کفارہ میں اُس کو چاہیئے کہ ایک دینار صدقہ دے اور اگر نہ ہوسکے تو آدھا دینار صدقہ کرے -

۵ - باعثِ ایجادِ عالم فخرِ ہر دو عالم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بلا ضرورت جمعہ کو ترک کرتا ہے تو اُس کے دِل پر اللہ تعالے ایک مُہر لگا دیتا ہے -

۶ - فخرِ دوعالم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دِن یا شبِ جمعہ کو مرجائے تو عذابِ قبر اُس پر نہیں ہوتا -

۷ - سرورِ انبیا صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی جمعہ کے دِن جامع مسجد میں دوسروں کو کہے کہ چپ رہو درآنحالیکہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو یا کلام کرنے یا کنکر بازی کرے یا دوسرے آدمی کو ہاتھ سے یا سر سے اشارہ کرے تو اُس نے لغو اور بیہودہ بات کی اور جو کوئی لغو یا بیہودہ بات کرتا ہے اُس کو جمعہ کا ثواب نہیں ملتا -

۸ - حبیبِ خدا صلعم نے ارشاد فرمایا کہ ہر بالغ مسلمان پر جمعہ کے دِن غسل کرنا واجب ہے -

۹ - پیغمبرِ خدا صلعم نے ارشاد فرمایا جس نے جمعہ کو پایا یعنے جمعہ کی نماز پورے طور سے ادا کی اُسکو ستّر شہیدوں کے برابر ثواب اور اجر ملے گا -

۱۰ - رسول مقبول صلعم نے ارشاد فرمایا کہ جب خطیب منبر پر چڑھے تو تم میں سے کوئی بات نہ کرے اُسوقت جو کوئی بات کریگا

درحقیقت وہ بیہودہ گو ہوگا اور جو شخص بیہودہ بات کہیگا اُس کو جمعہ کا ثواب نہیں ملیگا خطبہ کے وقت خاموش بیٹھے رہو شاید تم پہ رحمت نازل ہو -

گیارھواں باب (۱۱)

مسجد میں جانے کی فضیلت میں

۱ - نبی اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسجد تمام پرہیزگاروں کا گھر ہے -

۲ - رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم کسی آدمی کو ہمیشہ مسجد میں دیکھو کہ وہاں جاتا ہے تو تم گواہی دو اُس کے ایمان کی -

۳ - نبی اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مسجد میں دنیا کی باتیں کرتا ہے اللہ تعالےٰ اُس کے چالیس برس کے عمل کو ضایع اور ناچیز کردیتا ہے -

۴ - حبیبِ خُدا صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسجد میں جو لوگ بیہودہ باتیں کرتے ہیں تو ان غیبت کرنے والوں کی

گندہ دہنی سے فرشتے شکوہ کرتے ہیں (مطلب یہ کہ مسجد میں دنیوی یا بیہودہ باتیں کرنیوالوں کے منہہ سے فرشتونکو سخت بدبو آتی ہے)۔

۵۔ رسول اللہ صلعم نے ارشاد فرمایا کہ سب جگہوں سے بدترین جگہ بازار ہے اور سب جگہوں سے بہترین جگہ مسجد ہے۔

۶۔ رسول اللہ صلعم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں آئے تو مسجد میں بیٹھے نہیں بلکہ اوّل دو رکعت نماز ادا کرے پھر نشست کرے۔

۷۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسجدیں آسمان کیطرف جاتی ہیں اُن لوگوں کی شکایت کرنے کو جو اُن میں بیٹھ کر دنیا کی باتیں کرتے ہیں۔ فرشتے اُن کا استقبال کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ای مسجدو تم واپس چلی جاؤ کہ ہم اُن لوگوں کے ہلاک کرنے کے واسطے بھیجے گئے ہیں۔

۸۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی مسجد میں چراغ روشن کرے تو جب تک مسجد میں روشنی اُس چراغ کی رہتی ہے اُسوقت تک فرشتے اُس کے لئے دعاء مغفرت کرتے ہیں۔

۹۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے مسجد میں بوریا بچھایا جب تک کہ وہ بوریا پُرانا ہوکر ٹکڑہ ٹکڑہ نہ ہوجائے تب تک ۷۰ ہزار فرشتے اُس کی بخشش چاہتے رہتے ہیں۔

۱۰۔ رسول اللہ صلعم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی مسجد میں سے پلیدی کو

باہر نکال کر پھینکتا ہے اللہ تعالےٰ بڑے بڑے گناہوں سے جو اُسکی نفس میں ہوں اُس کو پاک کر دیتا ہے -

---

بارھواں باب (۱۲)

پگڑی باندھنے کی فضیلت میں

۱ - پیغمبر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ عمامے یعنے دستار اہلِ عرب کے تاج ہیں -

۲ - آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عمامہ باندھکر نماز ادا کرنے سے دس ہزار نیکیوں کا ثواب ہوتا ہے -

۳ - رسولِ مقبول صلعم نے ارشاد فرمایا کہ پگڑیاں یعنے عمامے باندھا کرو کیونکہ فرشتے عمامے باندھتے ہیں -

۴ - حبیبِ اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خدائے تعالےٰ اور اُس کے فرشتے رحمت اور آمرزش چاہتے ہیں جمعہ کے دِن اُن لوگوں کی جو عمامہ باندھتے ہیں -

۵ - سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عمامہ کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھنا بہتر ہے اُن ستّر رکعتوں سے جو بے عمامہ

کے ادا کی جائیں -
۶ - پیغمبر علیہ السلام صلعم نے ارشاد فرمایا کہ دستار فرشتوں کے سر کی پوشش ہے اور وہ شملہ اپنی پشتوں کے پیچھے لٹکائے رکھتے ہیں -
۷ - جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نشانی کرو عماموں پر یعنے طرّہ کے ساتھ باندھو کہ فرشتے طرہ کے ساتھ عمامے باندھتے ہیں -
۸ - آنحضرت سرور کائینات صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دستار کا آخری پلّو یعنے شملہ سر کے بیچ میں ہرگز نہ باندھو بلکہ شملہ کو کمر کے پیچھے اتنا لٹکاؤ کہ وہ ٹھڈی سے نیچے لٹکا رہے

تیرھواں باب (۱۳)

روزہ کی فضیلت میں

۱ - نبی صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خدائے تعالے نے فرمایا کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں روزہ داروں کو ثواب عطا کرونگا -
۲ - رسولِ مقبول صلعم نے ارشاد فرمایا کہ روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں ایک خوشی روزہ افطار کرنے کے وقت اور دوسری خوشی

اللہ تعالٰے کے حصولِ دیدار کے نزدیک -

۳- حضرت رسولِ خدا صلعم نے ارشاد فرمایا کہ روزہ دار کے منھ کی بُو اللہ تعالٰے کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار ہے -

۴- آنحضرت سرورِ کائنات صلعم نے ارشاد فرمایا کہ جس طرح قتل کے وقت ڈھال تمہارے کار آمد ہے اِسی طرح روزہ دوزخ کی آگ سے ایک ڈھال ہے -

۵- روزہ رکھنا جاڑے کے موسم میں غنیمت ہے (کیونکہ چھوٹے دِنوں کے سبب سے تکلیف روزہ کی نہیں ہوتی)-

۶- رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ماہِ رمضان میں جو کوئی اول روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالٰے اُسکے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیتا ہے اور جو کوئی شروع رمضان سے اخیر رمضان تک روزہ رکھتا ہے اور رمضان کا مہینہ ختم ہوجاتا ہی تو دوسرے سال تک اللہ تعالٰے اُس شخص کا کوئی گناہ نہیں لکھتا اور اگر دوسرا رمضان آنے سے پہلے وہ شخص مرجاتا ہے تو قیامت کے روز اُس بندہ کے ذِمّہ ایک گناہ بھی نہیں ہوتا -

۷- رسولُ اللہ صلعم نے ارشاد فرمایا کہ اگر اللہ تعالٰی آسمانوں اور زمین کو بولنے کی اجازت عطا فرما دے تو وہ دونوں ماہِ رمضان کے روزہ داروں کو جنت مِلنے کی خوشخبری دیا کریں -

۸- پیغمبر علیہ السّلام صلعم نے ارشاد فرمایا کہ روزہ دار جب

روزہ افطار کرتا ہے تو اُس کے فارغ ہونے تک فرشتے اُس کیلئے اللہ تعالےٰ سے مغفرت چاہا کرتے ہیں -

۹ - جناب سرورِ کائینات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ رکھنا ہے -

۱۰ - رسُول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روزہ دار کی نیند عبادت ہے - اور اُس کا سانس لینا تسبیح ہے اور اُس کا کلام صدق ہے اور اُس کے عمل کا ثواب دُوگُنا ہے -

---

چودھواں باب (۱۴)

نماز کی فضیلت میں

۱ - پیغمبرِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بناءِ اسلام پانچ چیز ہیں - اوّل کہنا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ؕ دوسرے نماز کا قایم رکھنا - تیسرے زکوٰۃ دینا - چوتھے ماہِ رمضان مبارک کے روزے رکھنا - اور پانچویں خانۂ کعبہ کا حج کرنا اُس شخص

کو کہ جس کو طاقت اور استطاعت ہو ۔

۲ - آنحضرت سرور کائینات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ پانچوں وقت کی نماز روزانہ ادا کیا کرو - مال کی زکوٰۃ دیا کرو اور ماہِ رمضان المبارک کے روزے رکھو اور خانہ کعبہ کا حج کرو تو تم داخل ہوگے بہشت میں بے حساب ۔

۳ - رسول مقبول صلعم نے ارشاد فرمایا کہ نماز دین کا ستون ہے جس نے نماز پڑھی اور اس پر ہمیشہ قایم رہا اس نے اپنے دین کو قایم رکھا اور جس نے نماز کو ترک کیا اس نے اپنے دین کو خراب اور تباہ کر دیا ۔

۴ - باعثِ تکوینِ کون و مکان شفیعِ گناہ گاراں صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو عورت پانچ وقت کی نماز پڑھے اور اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے اور ماہِ رمضان المبارک کے روزے رکھے اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرے اور اپنی شرمگاہ کو حرام سے بچاتے ہیں جس دروازہ سے وہ چاہے بہشت میں داخل ہوگی

۵ - حبیبِ خدا صلعم نے ارشاد فرمایا کہ ہر چیز کی ایک نشانی ہوتی ہے اسی طرح ایمان کی نشانی نماز ہے ۔

۶ - نبیِ برحق صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز کو قایم رکھو اور اپنے زیر دستوں (غلام - لونڈی - نوکر چاکر) کے ساتھ نیکی اور بھلائی سے پیش آؤ ۔

۷ ۔ رسول مکرم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ظہر کی نماز ادا کرو جبکہ ڈیڑھ گز سایہ ہوجائے ۔

۸ ۔ پیغمبرِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس طرح نماز پڑھو جس طرح کہ مجھ کو پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو ۔

۹ ۔ رسول اللہ صلعم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز کو ترک کردے اور عمداً نہ پڑھے تو وہ شخص کافر ہو جاتا ہے ۔

۱۰ ۔ آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا کہ ایک نماز دوسری نماز تک گناہوں کا کفارہ ہے ۔

۱۱ ۔ رسول اللہ صلعم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بلا عذر دو نمازوں کو جمع کریگا وہ اسّی برس تک دوزخ میں رہیگا اور ایک روایت میں ہے کہ اسّی حقبہ دوزخ میں رہیگا اور ایک حقبہ اسّی برس کا ہوتا ہے ۔

پندرھواں باب (۱۵)

نمازِ سنت کی فضیلت میں

۱ ۔ جناب رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد

فرمایا کہ جو شخص بارہ ۱۲ رکعتیں نمازِ نفل معین سنتِ موکدہ پڑھے اُس کے لیے بہشت میں گھر بنایا جاتا ہے وہ بارہ ۱۲ رکعتیں سنتِ موکدہ کی یہ ہیں۔ چار ۴ رکعت ظہر کی نمازِ فرض سے پہلے اور دو ۲ رکعت ظہر کی فرضِ نماز کے بعد۔ دو ۲ رکعتیں نمازِ فرض مغرب کے بعد دو ۲ رکعت نمازِ فرض عشاء کے پیچھے اور دو ۲ رکعت نمازِ فرضِ فجر کے پہلے

۲۔ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص چار ۴ رکعت نماز نفل نمازِ ظہر سے پہلے ادا کرے اللہ تعالیٰ اُس کا گوشت دوزخ کی آگ پر حرام کر دیتا ہے۔

۳۔ رسولِ مقبول صلعم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص تنہائی میں دو رکعت نماز پڑھے اِس طرح کہ سوائے خدائے تعالےٰ اور فرشتوں کے اُس کو اور کوئی نہ دیکھے تو اُس کو دوزخ کی آگ سے برئیت اور نجات ملتی ہے۔

۴۔ حضرت سرورِ کائنات مفخرِ موجودات صلعم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص دو ۲ رکعت نماز تاریک گھر میں جہاں روشنی نہ ہو رکوع اور سجدوں کو پورے طور سے ادا کرکے پڑھتا ہے اُس کے لئے بے حساب اور بلا عذاب بہشت واجب ہو جاتی ہے۔

۵۔ سرورِ عالم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص چار رکعت نماز پڑھے اِس طرح سے کہ آدمیوں میں سے کوئی اُسکو نہ دیکھے تو وہ شخص نفاق اور کفر اور شرک و بدعت ضلالت

اور گمراہی سے بیزار اور ناراض ہوجاتا ہے۔

۶۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ نماز فرض عصر سے پہلے جو کوئی چار رکعت پڑھے خدائے تعالیٰ اُس کو آتشِ دوزخ سے نجات پانے کی برئیت لکھہ دیتا ہے۔

۷۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نمازِ فرضِ مغرب کے پیچھے کسی سے بھی کلام کرنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے اُس کو اللہ تعالیٰ علیئین میں جگہ عطا فرمائیگا۔

۸۔ رسول مقبول صلعم نے ارشاد فرمایا کہ عشاء کی فرض نماز سے پہلے جو کوئی چار رکعت نماز ادا کرے تو ایسا ہے گویا اُس نے شبِ قدر کو مسجدِ الحرام میں پایا۔

۹۔ پیغمبرِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی نمازِ چاشت کی ۱۲ رکعتیں ادا کرے بِلا کسی ڈر کے اور ثواب اُس کا خدائے تعالےٰ سے چاہے خدائے پاک اُس کے واسطے ۲۲ سو نیکیاں لکھواتا ہے اور ۲۲ سو بدئیں اُسکی دور کر دیجاتی ہیں اور ۲۲ سو درجے اُس کے واسطے بڑھا دیئے جاتے ہیں۔ اور خاص اُس کے لیئے ایک گھر اللہ تعالےٰ بہشت میں بناتا ہے۔ اور کُل گناہ اُس کے خدائے پاک بخش دیتا ہے۔

سولھواں باب (۱۶)

زکوٰۃ دینے کی فضیلت میں

۱۔ رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ زکوٰۃ ایمان کی پاکی ہے یعنے جو آدمی مال کی زکوٰۃ دیدیتا ہے اُس کا ایمان شرک اور شک اور نفاق سے پاک ہوجاتا ہے۔

۲۔ پیغمبرِ خدا صلعم نے ارشاد فرمایا کہ بغیر زکوٰۃ کے اللہ تعالےٰ ایمان قبول نہیں کرتا اور جو زکوٰۃ نہیں دیتا اُسکا ایمان نہیں ہے۔

۳۔ سرورِ کائنات حضرت خاتم المرسلین صلعم نے ارشاد فرمایا کہ زکوٰۃ دیکر اپنا مال حصار میں کرلو۔

۴۔ سرورِ عالم صلعم نے ارشاد فرمایا کہ تری اور خشکی میں مال کسی کا برباد نہیں ہوتا مگر زکوٰۃ نہ دیجائیگی تو مال برباد ہوجائیگا۔

۵۔ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جو نماز نہیں پڑھتا اُس کا ایمان نہیں اور جو زکوٰۃ نہیں دیتا اُسکی نماز نہیں۔

۶۔ حبیبِ خالقِ اکبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے زکوٰۃ دی اُس نے نجات پائی۔

۷۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس پہ

زکوٰۃ واجب ہو اور وہ نہ دے تو وہ ملعون ہے ۔ اور ملعون کی جگہ دوزخ ہے ۔

۸ ۔ سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس مال میں سے زکوٰۃ نہ دی جائے اُس مال میں خیر اور نیکی نہیں ۔

۹ ۔ پیغمبرِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص زکوٰۃ نہیں دیتا اللہ تعالےٰ اُس کے مال کی حفاظت نہیں کرتا ۔

سترھواں باب (۱۷)

صدقہ دینے کی فضیلت میں

۱ ۔ جناب پیغمبرِ خدا علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا کہ صدقہ دینا بدی کو باز رکھتا ہے یعنے صدقہ دینے والا جب مرتا ہے ۔ تو اُس پر جان کنی کی تلخی اور تکلیف نہیں ہوتی ۔

۲ ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خفیہ اور چھپواں صدقہ اور خیرات دینا خدائے تعالےٰ کے غصّہ کو ٹھنڈا کرتا ہے اور ظاہراً آشکارا صدقہ دینا دوزخ کی آگ کی ڈھال ہے ۔

۳ - رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صدقہ دینا ستّر قسم کی بدی کو دفع کرتا ہے -

۴ - آنحضرت سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صدقہ دو اگرچہ کھجور کی گٹھلی کا ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو اگر یہ بھی نہ پاؤ تو پاکیزہ اور اچھی بات ہی کہو -

۵ - پیغمبر علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا کہ تھوڑا صدقہ دینے سے کچھ شرم نہ کرو کیونکہ محروم کرنا اُس سے بھی کمتر ہے -

۶ - سرورِ عالم صلعم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص سائل کو جھڑکتا ہے قیامت کے روز فرشتے اُس شخص کو جھڑکیں گے -

۷ - نبیِ خدا برگزیدۂ تمامی انبیا صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مٹھی بھر کھجوریں یا روٹی کا ایک ٹکڑہ جو درویش کو صدقہ دیا جائے وہ حورِ بہشت کا مہر ہے -

۸ - جناب پیغمبر علیہ السلام والصّلوٰۃ نے ارشاد فرمایا کہ صدقہ اور خیرات دینے سے مال میں کمی اور نقصان ہرگز نہیں ہوتا -

۹ - رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صدقہ دینا عجیب چیز ہے اِس حدیث (اَلصَّدَقَۃُ شَیْءٌ عَجِیْبٌ) میں لفظ "شیئٌ عجیب" کو تین بار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یعنے صدقہ عجیب چیز ہے! عجیب چیز ہے!! عجیب چیز ہے!!!

۱۰ ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صدقہ دینا بلاؤں کو رد کرتا ہے ۔

اٹھارھواں باب (۱۸)

سلام کی فضیلت میں

۱ ۔ رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سلام سے پہلے بات شروع نہ کرو یعنے اوّل سلام کرو پھر کلام کرو

۲ ۔ جناب سرورِ عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی تم میں سے سلام کے ساتھ بات شروع کرے ۔ وہ خدا کی رحمت اور اُس کے رسول کی شفاعت کے واسطے بہت اولے تر ہے ۔

۳ ۔ پیغمبرِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ " السّلام " اللہ تعالےٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے پس اس نام کو آپس میں فاش کرو یعنے جس کو دیکھو اُس پر سلام کہو ۔

۴ ۔ سرورِ عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سلام کرنے سے پہلے جو کوئی بات شروع کرے اُس کی بات کا جواب مت دو ۔

۵ ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب دو دوست باہم ملتے ہیں اُن دونوں میں سے خدا کے نزدیک زیادہ قریب وہ ہے جو پہلے سلام کرے ۔

۶ ۔ پیغمبر آخرالزمان صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم مجلس میں آؤ تو اہلِ مجلس کو سلام کرو اور جب مجلس سے اُٹھ کر باہر جاؤ تب بھی سلام کرکے جاؤ ۔

۷ ۔ جناب سرورِ کائنات صلعم نے ارشاد فرمایا کہ سب آدمیوں میں نہایت بخیل وہ آدمی ہے کہ جو سلام کرنے میں بخیلی کرے ۔

۸ ۔ جناب حبیبِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا بہترین آدمیوں میں سے وہ ہے جو سلام سے آغازِ کلام کرے ۔

۹ ۔ رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سلام اسلام کی نشانی ہے ۔

۱۰ ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سلام کرکے بات شروع کرنا یعنے ابتدائے کلام سلام سے کرنا تواضع اور فروتنی کا سر ہے ۔

۱۱ ۔ جناب پیغمبرِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سلام تحیت اور رحمت ہے ہماری دین و ملت کی ۔ اور امان ہے آدمیوں کے لیے ۔

انیسواں باب (۱۹)

دُعا کی فضیلت میں

۱ - پیغمبر علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا کہ دُعا عبادت ہے ۔
۲ - رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دُعا عبادت کا مغز ہے ۔ (مغز کسی چیز کے اصل جوہر اور خلاصہ کو کہتے ہیں) ۔
۳ - سرورِ عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیشک اللہ تعالےٰ اُس بندہ کو دوست رکھتا ہے جو دُعا کرنے میں بہت عاجزی الحاح اور کوشش کرتا ہے ۔
۴ - رسول اللہ صلعم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دُعا سے گرامی تر کوئی چیز نہیں ہے فرمایا اللہ تعالےٰ نے کہ اے بندے میں تیرے ظن اور گمان کے نزدیک ہوں اور اے بندے میں تیرے ساتھ ہوں جب تو مجھے پکارتا ہے ۔
۵ - آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا کہ جو دُعا نہیں کرتا اللہ تعالےٰ اُس پر غصّہ ہوتا ہے ۔
۶ - رسول علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا کہ دُعا کا ترک کرنا

گناہ اور معصیّت ہے یعنے نافرمانی خدا ہے۔

۷۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دُعا مومنوں کا ہتھیار ہے۔

۸۔ سرورِ ہردو عالم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مظلوم اور ستم رسیدہ کی دُعا مستجاب ہوتی ہے۔

۹۔ رسول اللہ صلعم نے ارشاد فرمایا کہ مظلوم کی دُعاء سے ڈرو۔ کیونکہ مظلوم کی دُعا اور خدائے تعالےٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا۔

۱۰۔ حضرت سرورِ عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دُعا بلاؤں کو دفع کرتی ہے۔

۱۱۔ رسول علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا کہ دُعا قبولیت کی کُنجی ہے۔

بیسواں باب (۲۰)

استغفار کی فضیلت میں

۱۔ رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

کہ ہر درد کی دوا ہے اور گناہ کی دوا استغفار ہے -

۲ - پیغمبرِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر چیز کے واسطے حیلہ ہے اور گناہ کا حیلہ استغفار کا پڑھنا ہے -

۳ - رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی استغفار پڑھے اور خدائے تعالےٰ سے اپنے گناہوں کی آمرزش اور بخشش چاہے تو خدائے تعالےٰ اُس کو بخش دیتا ہے اگرچہ وہ صفِ جنگ سے بھاگا ہوا ہو -

۴ - حضرت حبیبِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ استغفار کرنا کسی کو ضرر اور نقصان نہیں پہنچاتا اگرچہ ایک دن میں ستّر بار اُسی گناہ پر رجوع کرے -

۵ - جناب نبی اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گناہ کے بعد جو آدمی استغفار کرتا ہے خدائے عزوجل اُسکو بخشدیتا ہے -

۶ - رسولِ مقبولؐ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے گناہ زیادہ ہوجائیں اور وہ استغفار پڑھ کے اُن گناہوں کی بخشش چاہے تو استغفار پڑھنا گناہوں کا کفّارہ ہوجاتا ہے -

۷ - حبیبِ اللہ خاصۂ بارگاہِ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی ایک کے گناہ بہت ہوجائیں تو اُسکو چاہیئے کہ استغفار پڑھنے سے اپنے گناہونکی بخشش چاہے -

۸- نبیِ برحق صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ استغفار گناہوں کو ایسا کھا لیتا ہے جیسے کہ آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔

۹- رسولِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ استغفار کی کثرت روزی اور رزق کو زیادہ کرتی ہے۔

اکیسواں باب (۲۱)

خدائے تعالےٰ کے ذِکر کی فضیلت میں

۱- رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ذِکر ایمان کی نشانی ہے اور شیطان کے مکر و فریب سے حصار ہے اور نفاق سے بیزاری اور آتشِ دوزخ سے پناہ ہے۔

۲- پیغمبرِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آہستہ اور چھپا ہوا ذِکر سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

۳- حبیبُ اللہ خاصۂ بارگاہِ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین۳ کام بہت سخت ہیں۔ اوّل تو خدائے تعالیٰ

کا ذِکر کرنا ہر حال کے اندر۔ دوسرے[۲] اپنے بھائی مومن سے حالتِ رنج اور کرب میں نرمی اور آسانی برتنا۔ تیسرے[۳] اپنے نفس سے انصاف کرنا۔

۴۔ جناب نبی اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خدائے تعالے سے محبت رکھنے کی نشانی اُس کے ذِکر کی محبت ہے اور خدا سے دشمنی رکھنے کی نشانی اُس کے ذِکر سے دشمنی رکھنی ہے۔

۵۔ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خدائے تعالے کا ذِکر سب ذِکروں سے فاضلترین ہے۔

۶۔ نبیِ برحق صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں۔ جبکہ وہ مجھے یاد کرتا ہے اور اپنے دونوں ہونٹ میری یاد میں ہلاتا ہے۔

۷۔ رسولِ معظم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خدائے تعالے کا ذِکر صبح اور رات کے وقت کرنا خدائے تعالے کے راستہ میں تلوار مارنے سے افضل ہے۔

۸۔ باعثِ ایجادِ ہردو عالم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یاد کرو خدائے تعالے کو ذِکرِ جامد سے صحابیوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم جامد کیا ہوتا ہے؟ فرمایا کہ ذِکرِ خفی

یا آہستہ ذِکر کرنا -

۹ - نبیِ اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے زیادہ افضل بندے خدائے تعالےٰ کے نزدیک وہ ہیں کہ جو اللہ تعالےٰ کا ذِکر کر کے اُسکو بہت یاد کرتے ہیں -

۱۰ - رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب ذِکروں سے بہتر ذِکرِ خفی (آہستہ ذکر کرنا) ہے -

۱۱ - سرورِ مرسلین صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص خدائے تعالیٰ کو تنہائی اور خلوت میں یاد کرے - اور اپنی دونوں آنکھوں سے آنسو بہائے تو اُس کے گناہ اللہ تعالےٰ بخش دیتا ہے اور جس روز کہ سوائے عرش کے اَور کہیں سایہ نہ ملے گا اللہ تعالےٰ عرش کے سایہ کے نیچے اُس کو سایہ میں جگہ دے گا -

---

بائیسواں باب (۲۲)

تسبیح کی فضیلت میں

۱ - سرورِ عالم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اُس وقت سے پہلے کہ تم مرو -

۱۰ - رسولِ اکرم نبیِ مکرّم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر درد اور بیماری کے لئے دوا ہے اور گناہوں کی دوا توبہ ہے -

چوبیسواں باب (۲۴)

درویشی کی فضیلت میں

۱ - رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ درویشی میرا فخر ہے -

۲ - سرورِ عالم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ درویشی دنیا کے آدمیوں کے نزدیک بُرائی ہے مگر قیامت کے دِن خدائے تعالےٰ کے نزدیک اچھی اور آرائش ہے

۳ - پیغمبرِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فقیروں اور درویشوں سے دوستی رکھنا پیغمبروں کے اخلاق میں سے ہے اور درویشوں سے دشمنی رکھنا فرعونیوں کی عادت میں سے ہے -

۴ ۔ نبیِ اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ درویشی اللہ تعالےٰ کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے

۵ ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر چیز کیلئے کنجی ہوتی ہے اور بہشت کی کنجی فقیروں اور درویشوں کو دوست رکھنا ہے ۔

۶ ۔ سرورِ مرسلین خاتم النبیین صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خدائے عزوجل اُس درویش مومن پارسا اور عیالدار کو دوست رکھتا ہے جو اپنی اہل و عیال کے لئے آدمیوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا ۔

۷ ۔ رسولِ مقبول باعثِ ایجادِ ہر دو عالم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خوشی اور پاکیزگی اور راحت میری اُمت کے فقیروں اور ضعیفوں کے لئے ہے ۔

۸ ۔ نبیِ خدا خاصئہ بارگاہ سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ درویشی خدائے تعالیٰ کی کرامتوں میں سے ایک کرامت (بزرگی) ہے ۔

۹ ۔ آنحضرت حبیبِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فقیر کی بزرگی اور بڑائی تونگر اور دولتمندوں پر ایسی ہے جیسی کہ میری بزرگی اللہ تعالےٰ کی تمام مخلوق پر ۔

۱۰ - رسولِ اکرم نبیِ برحق صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ درویشی ایسی چیز ہے کہ جس کو سوائے پیغمبرانِ مرسل کے اللہ تعالےٰ کسی کو عطا نہیں کرتا -

---

پچیسواں باب (۲۵)

نکاح کی فضیلت میں

۱ - رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نکاح کرنا برکت ہے اور فرزند رحمت ہے پس عزیز رکھو اپنی اولاد کو کہ عزیز رکھنا اولاد اور فرزندوں کا عبادت ہے -

۲ - سرورِ عالم نبی برحق صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نکاح میری سنّت ہے جِس شخص نے میری سنّت سے دُوری اختیار کی وہ میرے میں سے نہیں ہے

۳ - پیغمبرِ خدا حبیب اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نکاح کرنا عبادت اور بندگی ہے -

۴ - نبیِ اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آزاد عورتوں سے بیاہ کرو کہ وہ گھر کے لیے باعث صلاح ہیں اور کنیزکیں باعثِ فساد اور ہلاکِ خانہ ہیں -

۵ - رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص یہ چاہے کہ خدائے عزوجل سے ملاقات کرے پاک اور صاف تو اُس کو چاہیئے کہ وہ زنِ آزاد (حُرّہ) سے نکاح کرے -

۶ - سرورِ مرسلین خاتم النبیین صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رزق اور روزی کو تلاش کرو نکاح کرنے سے -

۷ - رسولِ معظّم باعثِ ایجادِ ہر دو عالم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم نے ارشاد فرمایا کہ عزاب وہ ہے جو عورت نہ چاہے جینے نکاح نہ کرے اور وہ شیطان کے بھائیوں میں سے ہے -

۸ - نبیِ خدا خاصۂ بارگاہِ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی عورت سے نکاح کرکے اُس کو اپنی زوجیت میں لائے اُس کو نصف عبادت کا ثواب عطا کیا جاتا ہے -

۹ - آنحضرت حبیبِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ

وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو اپنی عورت کو عزیز رکھے اُسکو خدائے تعالےٰ عزیز رکھتا ہے -

۱۰ - رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بد ترین تمہارے عزاب تمہارے ہیں یعنے وہ لوگ جو عورت نہیں چاہتے -

۱۱ - رسول علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا کہ میری اُمّت کے بد ترین لوگ عزاب (مردمانِ بے زن) ہیں - یہ لوگ اللہ تعالےٰ کے عذاب میں رہیں گے -

۱۲ - نبیِ برحق صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو طعام تو اپنی زوجہ کو دیتا ہے وہ تیرے ہی لئے ہے یعنے تیری طرف سے صدقہ ہے اس کو طعام دینے سے تجھکو اتنا صدقہ کرنے کے برابر ثواب ملے گا -

---

چھبیسواں باب (۲۶)

زانی کی عقوبت میں

۱ - رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے

ارشاد فرمایا کہ زنا آدمی کو فقیر اور مفلس بنا دیتا ہے - زنا کرنے والے کے چہرہ کا نور زایل ہوجاتا ہے - اور زنا عمر کو گھٹا دیتا ہے -

۲ - سرورِ عالم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آنکھ کا زنا نا محرم کا دیکھنا ہے -

۳ - پیغمبرِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آدمیوں کے پاس دو چیزیں ہرگز جمع نہیں ہوتیں زنا اور غِنا (دولتمندی) -

۴ - نبیِ اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ زانی کی عمر کوتاہ ہوتی ہے -

۵ - رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حرام کے واسطے چلنا پاؤں کا زنا ہے اور حرام چیز کو پکڑنا ہاتھوں کا زنا ہے اور حرام چیز کو دیکھنا آنکھوںکا زنا ہے

۶ - سرورِ مرسلین صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیگانہ عورتوں پر نظر کرنا اور اُن کو دیکھنا کبیرہ گناہ ہے -

۷ - رسولِ مفخم باعثِ ایجادِ ہر دو عالم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ زنا کرنا ستّر برس کی عبادت کو برباد کر ڈالتا ہے -

۸۔نبیِ خدا خاصۂ بارگاہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ اس بات سے بڑھ کر اور کوئی نہیں ہے کہ مرد اپنے نطفہ کو ایسے رحم میں ڈالے جو اُس پر حلال نہیں ہے۔

۹۔آنحضرت حبیبِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تحقیق زانیونکی شہوت گاہ کی بُوئے بد سے دوزخ والے چلّا کر فریاد کریں گے۔

۱۰۔رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ زنا کا ترک کرنا اپنی طرف رزق اور روزی کو کھینچتا ہے

ستائیسواں باب (۲۷)

لوطی کے عذاب کے بیان میں

۱۔رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی شہوت کے ساتھ لڑکے کو بوسہ دیوے خدائے تعالےٰ ہزار سال اسکو عذابِ دوزخ میں مبتلا فرمائیگا اگرچہ وہ مثل

ابراهیم خلیل اللہ اور موسیٰ کلیم اللہ اور عیسیٰ روح اللہ علیہم السلام ہو -

۲ - سرورِ عالم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ لوطی اگر چاہے روئے زمین کے دریاؤں میں غسل کرے مگر قیامت کے دِن وہ ناپاک ہی اُٹھیگا -

۳ - پیغمبرِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص شہوت کے ساتھ لڑکے کا بوسہ لیگا قیامت کے دِن خدائے تعالےٰ آگ کی لگام اُس کے منہہ میں ڈالیگا -

۴ - نبیِ اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جِس نے شہوت کے ساتھ لڑکے کو مس کیا اُس پر خدائے تعالےٰ اور فرشتے اور آدمی لعنت کرتے ہیں -

۵ - رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی شہوت سے لڑکے کا بوسہ لیوے خدائے تعالےٰ ستّر خریف تک اُسکو عذابِ دوزخ میں مبتلا رکھے گا -

۶ - سرورِ مرسلین صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی اپنی عورت کے ساتھ دُبر کی طرف سے صحبت کرے تو اللہ تعالےٰ آتشِ دوزخ میں اُسکو اوندھا لٹکائیگا -

۷ - رسولِ معظم باعثِ ایجادِ ہردو عالم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی اپنی عورت کیساتھ

پیچھے سے صحبت کرے قیامت کے روز اللہ تعالےٰ اُس کو مُردار سے بھی زیادہ بدبودار اور گندہ اُٹھائیگا -

۸ - سرورِ کائینات صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب مرد مرد کے ساتھ کالا منہ کرے تو وہ دونوں مرد زانی ہیں اور جب عورت عورت کے ساتھ شہوت رانی کرے تو وہ دونوں عورتیں زانیہ ہیں -

۹ - آنحضرت حبیبِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے شہوت کے ساتھ لڑکے کا بوسہ لیا تو ایسا ہے جیسا کہ اُس نے ستّر بار اپنی ماں کے ساتھ زنا کیا اور جو کوئی اپنی ماں کے ساتھ ایک بار زنا کرتا ہے تو ایسا ہی جیسے کہ اُس نے ستّر پیغمبروں کو قتل کیا

اٹھائیسواں باب (۲۸)

شراب پینے کے عذاب میں

۱ - رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد

فرمایا کہ جس نے دُنیا میں شراب پی وہ شرابِ آخرت سے محروم رہے گا۔

۲۔ سرورِ عالم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے رات کو شراب پی وہ صبح کو مشرک اُٹھے گا۔ اور جس نے صبح شراب پی وہ شام کو مشرک ہوگا۔

۳۔ پیغمبرِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شراب تمام بُرائیوں اور گناہونکو جمع کرنیوالی چیز ہے

۴۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شراب تمام بُرائیوں کی ماں اور پلیدیوں کی جڑ ہے۔

۵۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شراب پینے والا بت پرست کے مانند ہوتا ہے۔

۶۔ سرورِ مرسلین صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی شراب پیئے گا اُس کو خدائے تعالےٰ دوزخیوں کی ریم (راد) پلائے گا۔

۷۔ رسولِ معظم باعثِ ایجادِ ہر دو عالم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شراب پینے والا لات اور (عزیٰ دو بتوں کے نام ہیں جن کو مشرکینِ عرب آنحضرت کے زمانہ میں پوجا کرتے تھے) کے پوجنے والوں

[illegible]

۸ - نبیِ خدا خاصۂ بارگاہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شراب کا پینے والا ملعون ہے - یعنے اُس پر لعنت ہے -

۹ - سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی شراب پیتا ہے وہ ایسا ہے کہ گویا وہ کافر ہے اُن تمام چیزوں کا جو خدائے تعالےٰ نے تمام پیغمبروں پر نازل فرمائیں -

۱۰ - رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شراب اور ایمان یہ دونوں چیزیں آدمیوں کے پیٹ میں ہرگز اکٹھی جمع نہیں ہوسکتیں -

۱۱ - آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی شراب خوار کو سلام کرے یا اُس سے مصافحہ کرے یا معانقہ کرے یعنے اُس سے بغلگیر ہو تو اللہ تعالےٰ چالیس سال کی عبادت اُس کی حبط یعنے ناچیز کردیتا ہے -

انتیسواں باب (۲۹)

تیراندازی کی فضیلت میں

۱۔ رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے خدائے تعالےٰ کی حصول رضا کیلیۓ کافروں پر خدا کے راستہ میں تیر پھینکا اُس کا یہ کام ایسا ہے جیسے کہ اُس نے بردہ آزاد کیا ۔

۲۔ سرورِ عالم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے فرزندوں کو تیراندازی اور پانی میں تیرنا اور گھوڑے کی سواری سکھلاؤ ۔

۳۔ پیغمبرِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نشانہ پر تیر لگانا ایسا ہے جیسا کہ دشمن اپنے دارالحرب کے کفار پر تیر مارنا ۔

۴۔ نبیِ اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی نشانہ کے پاس سے تیر اُٹھاکر اُس تیر لگانیوالے کو واپس لیجاکر دیدیگا تو اُس کے ہر ایک قدم پر ایک بردہ آزاد کرنے کا ثواب اُس کو حاصل ہوتا ہے ۔

۵ - رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص تیر اندازی سیکھنے کے بعد تیر لگانا ترک کرے تو گویا اُس نے سنّت کو ترک کیا اور جس نے میری سنّت کو ترک کیا وہ میرے میں سے نہیں ہے -

۶ - خاتم النبیّین سرورِ مُرسلین صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی فنِّ تیراندازی سیکھکر چھوڑدے وہ میرے میں سے نہیں ہے -

۷ - باعثِ ایجادِ ہر دو عالم رسولِ مفخم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی تیر اندازی سیکھہ کر اُسکو ترک کردے تو وہ ایسا ہے کہ اُسنے تحقیق میری نافرمانی کی -

۸ - سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے خدائے تعالیٰ کی رضا کے واسطے کافر پر تیر مارا وہ تیر نشانہ پر لگے یا خطا کرے اُس تیر مارنے والے کو ایک بردہ کے آزاد کرنے کا اجر ملے گا -

۹ - نبیِ خدا خاصۂ بارگاہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تیر لگانا سکھلاؤ کیونکہ تیر لگانے والے اور اُس کے نشانہ کے درمیان بہشت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے -

تیسواں باب (۳۰)

ماں باپ کے حق کے بیان میں

۱۔ رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ماں باپ کے خوش رکھنے والے سعادت مند نیکوکار سے کہدے کہ جو بدی چاہے کر تو ہرگز دوزخ میں نہیں جائیگا اپنے ماں باپ کے خوش رکھنے کی برکت سے اور ماں باپ کے ستانے والے عاق سے کہدے کہ جو نیکی چاہے کر تو ہرگز بہشت میں نہیں جانے پائیگا بہ سبب ناراضگی ماں اور باپ کے

۲۔ سرورِ عالم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خدائے تعالےٰ کی خوشنودی ماں باپ کی خوشنودی میں ہے اور خدائے تعالےٰ کا غصہ ماں باپ کے غصہ میں ہے

۳۔ پیغمبرِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے باپوں کے حق میں نیکی کرو تاکہ تمہارے بیٹے تمہارے ساتھ نیکی کریں۔

۴۔ نبیِ اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے صبح کی ماں باپ کی خوشنودی میں

یا اُن میں سے ایک کی خوشی میں تو اُس پر دروازے بہشت کے کھل جاتے ہیں اور جس نے شام کی ماں باپ کی ناخوشی یا اُن میں سے ایک کی ناخوشی میں تو اُس پر دوزخ کے دروازہ کھل جاتے ہیں -

۵ - رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے نماز میں ہو اور اُس کا باپ اُسکو پکارے تو نماز کی نیت توڑکر اپنے باپ کو جواب دو - اور اگر ماں آواز دیوے تو نماز مت توڑو جب اپنی نماز پوری کرلو اُس وقت اپنی ماں کو جواب دو -

۶ - سرورِ مرسلین صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی اپنے ماں باپ یا اِن میں سے ایک کو ستائیگا اور رنج دیگا وہ دوزخ میں جائیگا -

۷ - رسولِ مفخم باعثِ ایجادِ ہر دو عالم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ماں باپ کے خوش رکھنے والے فرمانبردار سے کہدے کہ جو چاہے تو کر خدائے تعالے تجھ پر عذاب نہیں کریگا تجھ کو بخش دیگا اور ماں باپ کے ستانے والے سے کہدے کہ تو جو چاہے نیکی کر خدائے تعالیٰ تجھے نہیں بخشنے گا -

۸ - نبیِ خدا خاصۂ بارگاہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد

فرمایا کہ جو اپنے ماں باپ سے لڑائی کرتا ہے وہ حرام زادہ اور ولدالزنا ہے۔

۹۔ آنحضرت حبیبِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فرمانبردار یعنے ماں باپ کا راضی رکھنے والا دوزخ میں داخل نہ ہوگا اور ماں باپ کا ستانیوالا جنّت میں داخل نہیں ہوگا۔

۱۰۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اُس کا حاسد دشمن ہلاک ہو تو اُس کو چاہیئے کہ اپنے فرزند کو اچھا ادب سکھلائے عاق جنّت کی خوشبو بھی نہیں پا سکیگا۔

اکتیسواں باب (۳۱)

ماں باپ کے اوپر اولاد کے حق کا بیان

۱۔ رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اچھے ادب سے افضل اور برتر کوئی چیز نہیں ہے کہ جو

باپ اپنے فرزند کو دیوے -

۲ - سرورِ عالم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جو کوئی اپنے فرزند کو ادب سکھلائے تو یہ بات اُس سے بہتر ہے کہ وہ ہر روز طعام کا ایک پیمانہ صدقہ اور خیرات کرے -

۳ - پیغمبرِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنی اولاد کو عزیز رکھو اِسلئے کہ اولاد کو گرامی اور عزیز رکھنا عبادت ہے -

۴ - نبی اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی اپنے حاسد کا ذلیل اور خوار ہونا چاہے اُسکو چاہیئے کہ اپنے فرزند کو نیک ادب سکھلائے -

۵ - رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنی اولاد کیطرف دیکھنا شُکر کے ساتھ ایسا ہے کہ جیسا اپنے پیغمبر کی طرف نظر کرنا -

۶ - سرورِ مرسلین صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عزت کرو اپنی اولاد کی اِسلئے کہ اولاد کا اکرام کرنا دوزخ کی آگ کے لئے پردہ ہے اور اپنی اولاد کیساتھ کھانا کھانا دوزخ کی آگ سے دوری اور نجات ہے اور اپنی اولاد کی عزت و حرمت کرنا پلصراط سے بآسانی گذرنا ہے

۷ - باعثِ ایجادِ ہر دو عالم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنی اولاد کو پیار بہت کیا کرو کیونکہ اولاد کے منہ پر ہر دفعہ بوسہ دینے میں جنّت کا ایک درجہ ملے گا -

۸ - سرورِ کائینات صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنی اولاد کو عزّت و حرمت سے رکھو کیونکہ جو کوئی اپنی اولاد کو گرامی رکھے گا خدائے تعالے بہشت میں اُس کو عزت عطا فرمائے گا -

۹ - آنحضرت حبیبِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بہشت کا ایک دروازہ ہے اُس کا نام باب الفرح ہے اُس میں سے کوئی شخص داخلِ بہشت نہیں ہوگا مگر وہ لوگ داخل ہونگے کہ جنہوں نے اپنی اولاد کو خوش رکھا -

۱۰ - رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں ایک دروازہ ہے اُس کو فرح کہتے ہیں وہ اُن لوگوں کے سوا کہ جو اپنے بچّوں کو خوش رکھیں اور کسی کے لیے نہیں کھلیگا -

بتیسواں باب (۳۲)

تواضع کی فضیلت میں

۱۔ رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی تواضع یعنے فروتنی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو عزت دیکر بلند کر دیتا ہے اور جو کوئی تکبر یعنے خود بینی کرتا ہے اللہ تعالےٰ اس کو ذلیل کرتا ہے ۔

۲۔ سرور عالم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آدمیوں میں سے کوئی آدمی ایسا نہیں ہے کہ اس کے سر میں دو زنجیریں نہ ہوں ایک زنجیر ساتویں آسمان کیطرف ہے اور دوسری زنجیر ساتویں زمین کیطرف ہے جب وہ تواضع کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اسکو ساتویں آسمان کی طرف رفعت دیتا ہے اور جب وہ تکبّر کرتا ہے تو اس کو اللہ تعالےٰ ساتویں زمین کی طرف نیچے پھینک دیتا ہے ۔

۳۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم متواضعوں کو دیکھو تو انکی تواضع اور تکریم کرو اور جب تم تکبر کرنیوالوں اور گردن کشوںکو دیکھو تو ان سے

تم تکبّر کرو۔

۴۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تواضع کرنے والوں سے تواضع کرو کہ اُن کی تواضع کرنا صدقہ ہے اور متکبّر لوگوں سے تکبّر کرو کہ اُن سے تکبّر کرنا صدقہ ہے۔

۵۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تواضع کا سر (یعنے اصل تواضع) یہ ہے کہ مسلمانوں میں سے جس مسلمان سے ملاقات ہو اُس پر بات کرنے سے پہلے سلام کرے اور دوسرے یہ کہ مجلس میں کمینہ جگہ ملے تو وہیں راضی ہوکر بیٹھ جائے۔

۶۔ سرورِ مرسلین صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تواضع اور فروتنی بزرگی اور سروری کا جال ہے

۷۔ رسولِ معظّم باعثِ ایجادِ ہردو عالم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بزرگی پرہیزگاری میں۔ تونگری یقین میں اور سرداری تواضع میں ہے۔

۸۔ سرورِ کائنات حبیبِ الٰہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر نعمت پر جو بندہ کے پاس ہوتی ہے حاسد صاحبِ نعمت سے حسد کرتے ہیں مگر تواضع۔ یعنے نعمتِ تواضع پر کوئی حسد نہیں کرتا۔

۹۔آنحضرت حبیبِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تواضع پیغمبروں کے اخلاق اور عادتوں میں سے ایک عادت ہے اور تکبر کرنا کافروں اور فرعونیوں کی عادت میں سے ہے۔

تینتیسواں باب (۳۳)

خاموشی کی فضیلت میں

۱۔رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عافیت (سلامتی) کے دس جزو ہیں اُن میں سے نُو جزو تو خاموشی ہے باستثناءِ خدائے تعالےٰ کے ذِکر کے اور دسواں جزو جاہلوں کمینوں اور نادانوں کی ہمنشینی کو ترک کرنا ہے۔

۲۔سرورِ عالم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ زبان کی پارسائی خاموشی ہے۔

۳۔پیغمبر خدا حبیبِ اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اِسلام کا سر خاموشی ہے۔ اور

صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کا مقولہ ہے کہ ہر چیز کیواسطے
ایک پلیدی ہوتی ہے اور زبان کی پلیدی فحش بکنا ہے۔
۴۔ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ طپانچہ
کا جواب طپانچہ ہے مگر جس کی طرف سے ابتدا ہوتی ہے
وہ زیادہ ظالم ہوتا ہے مشائخ رحمہم اللہ کا مقولہ ہے کہ
اگر کلام چاندی ہے تو خاموشی بیشک سونا ہے۔
۵۔ نبیِ اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد
فرمایا کہ ایمان کی جڑ چپ رہنے میں ہے۔
۶۔ خاتم النبیین سرورِ مرسلین صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ
وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سلامتی کے دس جزو ہیں نو جزو
تو خاموش رہنے میں ہیں اور دسواں جزو تنہائی میں ہے
۷۔ رسولِ مفخم باعثِ ایجادِ ہر دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ
و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے خاموشی اختیار کی
وہ سلامت رہا اور جو سلامت رہا اُس نے نجات پائی۔
۸۔ سرورِ کائنات مفخرِ موجودات صلے اللہ علیہ و آلہ
و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مومن کا تاج خاموشی میں
ہے اور خوشنودی خدائے تعالےٰ کی خاموش رہنے میں ہے۔
۹۔ آنحضرت حبیبِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم
نے ارشاد فرمایا کہ عالم کا چپ رہنا بُرائی ہے۔ اور اُس کا

کلام آرایش ہے -

۱۰- رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بہت بولنا یا کلام کرنا زبان کی آفت ہے -

۱۱- نبیِ خدا خاصۂ بارگاہِ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے باطل باتوں سے خاموشی اختیار کی اُس نے طوق اور زنجیروں سے نجات پائی -

چونتیسواں باب (۳۴)

بہت کھانے کی ممانعت میں

۱- رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین چیزوں سے دِل سیاہ ہوتا ہے - خواب کی کثرت کو دوست رکہنا - راحت کی عادت کو دوست رکہنا اور بہت کہانے کی خواہش کو دوست رکہنا -

۲- سرورِ عالم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو دنیا میں سیر ہوکر کھائیگا وہ آخرت میں بھوکا رہیگا اور جو دنیا میں بھوکا رہے گا وہ آخرت میں سیر ہوگا -

۳ ۔ پیغمبرِ خدا حبیبِ اِلٰہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کاموں کا سردار اور بزرگ بھوک اور گرسنگی ہے ۔

۴ ۔ نبیِ اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو پیٹ بھرے ہوئے پر کھانا کھالے تو اُس نے گویا حرام کھایا

۵ ۔ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بھوکا رہنا عبادت کا مغز ہے ۔

۶ ۔ خاتم النبیین سرورِ مرسلین صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تھوڑے ہنسنے اور تھوڑے سونے سے اپنے دِلوں کو زندہ رکھو اور بھوکے رہنے سے دِلوں کو پاک رکھو اور خدائے تعالےٰ عزوجل کی عظمت پر نظر کرو ۔

۷ ۔ رسولِ مفخم باعثِ ایجادِ ہر دو عالم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے میرے بہت نزدیک قیامت کے دِن وہ ہوگا جس کی بھوک (گرسنہ رہنا) طویل ہو اور فکر اُس کا کثیر ہو ۔

۸ ۔ سرورِ کائنات مفخرِ موجودات صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یا علیؑ جو کھانے پر زیادہ حریص رہتا ہے اُس کی صحت بر قرار نہیں رہتی ۔

۹ ۔ آنحضرت حبیبِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو زیادہ بھوکا رہتا ہے اُس کے دِل میں زیادہ نور ہوتا ہے ۔

۱۰۔ رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کا دنیا میں کھانا زیادہ ہے آخرت میں اُس کا حساب زیادہ ہوگا۔

۱۱۔ مشائخ رحمہم اللہ علیہم کا قول ہے کہ جو شخص طعام زیادہ کھاتا ہے وہ زیادہ بیمار ہوتا ہے اور جو شخص کم کھانا کھاتا ہے اُس کی دوائی بھی کم ہوتی ہے۔

پینتیسواں باب (۳۵)

ہنسنے کی ممانعت میں

۱۔ رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسجد میں ہنسنے سے قبر میں اندھیرا ہوتا ہے۔

۲۔ سرورِ عالم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو قہقہہ کے ساتھ ہنستا ہے تو ایسا ہے گویا اُس نے اپنی عقل کو حیوانوں کے مانند باہر پھینکدیا۔

۳۔ پیغمبرِ خدا حبیبِ اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی قہقہہ کے ساتھ ہنستا ہے ۔ وہ

ایسا ہے کہ گویا اُس نے علم کا ایک دروازہ فراموش کر دیا۔

۴۔ نبیِ اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی قہقہہ کے ساتھ ہنستا ہے خدائے تعالیٰ جبّار و قہّار اُس پر عرش کے اوپر سے لعنت کرتا ہے۔

۵۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی دنیا میں بہت ہنسیگا وہ آخرت میں بہت روئیگا اور جو دنیا میں بہت روئیگا وہ آخرت میں بہت ہنسیگا۔

۶۔ خاتم النبیّین سرورِ مرسلین صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی زیادہ ہنستا ہے آدمی اُس کو خفیف اور سبک سمجھنے لگتے ہیں۔

۷۔ رسولِ مفخم باعثِ ایجادِ ہر دو عالم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی اپنے ہم نشینوں سے ایسی باتیں کرے کہ وہ ہنسیں ہر آئینہ خدائے عزّ و جل آتشِ دوزخ میں اُس کو اوندھا کر کے ڈالیگا۔

۸۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے فرمایا کہ پیغمبروں کا ہنسنا تبسّم ہے اور شیطان کا ہنسنا قہقہہ ہے۔

چھتیسواں باب (۳۶)

بیمار پرسی کے بیان میں

۱ ۔ رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیماروں کی مزاج پرسی کرو ۔ اور جنازہ کے پیچھے جاؤ اور آخرت کو یاد کرو ۔

۲ ۔ سرورِ عالم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیمار کی عیادت کرنیوالا جب تک کہ بیمار کے پاس سے نہ لوٹے ایسا ہے گویا وہ بہشت کے باغ میں ہے ۔

۳ ۔ پیغمبرِ خدا حبیبِ الٰہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی بیمار کو خالِصاً لِلّٰہ پوچھنے جائے اُس کو جنّت میں ایک محل ملے گا ۔

۴ ۔ نبیِ اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیمار کی عیادت اول روز فریضہ ہے اور پھر اُس کے بعد پوچھنا نفل ہے ۔

۵ ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مریض کا پوچھنا واجب نہیں ہے مگر بعد تین دِن کے ۔

۶ - خاتم النبیین سرورِ مرسلین صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص پارسا اور صالح بیمار کو پوچھنے جاتا ہے تو اس جانے کی برکت سے ستّر ہزار فرشتے اُسکی بخشش کے لیئے دُعا اور طلبِ مغفرت اُسوقت تک کرتے ہیں جب تک وہ مریض کے گھر سے لوٹ کر اپنے گھر پر واپس نہ آ جائے (وہ پوچھنے والا بہشت میں داخل ہوگا اگرچہ وہ فاسق ہی ہو)

۷ - رسولِ مفخم باعثِ ایجادِ ہر دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیمار کی عیادت کرنے والا خدائے تعالےٰ کی بحرِ رحمت میں داخل ہوتا ہے -

۸ - سرورِ کائنات مفخرِ موجودات صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جاہل احمق کی عیادت مریض پر اُس کی بیماری سے زیادہ سخت ہوتی ہے -

۹ - آنحضرت حبیبِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیمار کا پوچھنا ایسا ہے جیسا کہ اونٹنی کا دودھ دوہنے کی حالت میں بیچ دوہتے دوہتے چھوڑ دینا تاکہ اُس کی چھاتی میں دودھ زیادہ جمع ہو جائے -

۱۰ - رسول اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیمار کا پوچھنا یہ ہے کہ اُس کی پیشانی یا ہاتھ پر ہاتھ رکھے اور پھر پوچھے کہ تم کیسے ہو ؟ -

سینتیسواں باب (۳۷)

موت کے ذکر میں

۱۔ رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ موت ایک پُل ہے جس پر سے گذر کر دوست اپنے دوست سے ملتا ہے ۔

۲۔ سرورِ عالم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ موت چار قسم کی ہوتی ہے عالموں کی موت ۔ تونگروں کی موت ۔ فقرار کی موت ۔ اور امیروں کی موت ۔ علمار کی موت دین میں رخنہ ہے ۔ تونگروں کی موت پشیمانی اور ندامت ہے ۔ درویشوں کی موت راحت و آرام ہے اور امیروں کی موت فتنہ و فساد ہے ۔

۳۔ حبیبِ اللہ پیغمبرِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خدا کے دوست (اولیار) مرتے نہیں ہیں وہ ایک سرائے سے دوسری سرائے (گھر) کیطرف چلے جاتے ہیں

۴۔ نبیِ اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایمان والوں کے لئے موت بمنزلہ راحت ہے ۔

۵۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد

فرمایا کہ جب بنی آدم مرجاتا ہے تو عمل اُس کے منقطع ہوجاتے ہیں مگر تین کام اُس کے منقطع نہیں ہوتے اول صدقۂ جاریہ (جیسے حوض چاہ اور پل وغیرہ) یا وہ علم کہ جس سے مسلمانوں کو نفع پہنچے تیسرے فرزند صالح جو اپنے باپ کے حق میں دُعا کرتا رہے ۔

۶ ـ خاتم النبیین سرورِ مرسلین صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو چیز آرزوں کو توڑنیوالی ہے اُس کو بہت یاد کیا کرو یہ بات آپ نے تین بار ارشاد فرمائی اصحاب رضی اللہ عنہم اجمعین نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ آرزوں کی توڑنیوالی کیا چیز ہے؟ آپنے تین بار فرمایا کہ موت موت موت

۷ ـ رسولِ مفخم باعثِ ایجادِ ہردو عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دنیا میں ایسا رہ گویا کہ تو مسافر ہے یا مانند راستہ چلنے ولے کے ہے اور اپنے آپکو اہلِ گورستان (مُردوں) میں سے گِن۔

۸ ـ سرورِ کائنات مفخرِ موجودات صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی عالم مرجاتا ہے تو آسمان اور زمین ستّر دن تک اُس کے مرنے پر روتے ہیں ۔

۹ ـ آنحضرت حبیبِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص عالم کی موت پر رنج نہ کرے وہ منافق ہے یہ بات تین مرتبہ آپ نے فرمائی ۔

اڑتیسواں باب (۳۸)

قبر کے ذکر اور اُس کے احوال میں

۱ – رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قبر یا تو بہشت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے – یا دوزخ کی خندقوں میں سے ایک خندق ہے –

۲ – سرورِ عالم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایماندار یعنے مومن قبر میں ایسا ہوتا ہے جیسے کہ کسی سبز باغ میں رہتا ہو اُس کی قبر ۷۰ گز تک کشادہ اور فراخ کر دی جاتی ہے اور اُس کو چودھویں رات کے چاند کے مانند روشن کر دیا جاتا ہے –

۳ – پیغمبر خدا حبیبِ اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قبر تنہائی اور اندھیرے کا گھر ہے –

۴ – نبی اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر بنی آدم یہ جان لیں کہ عذابِ قبر کیسا ہے تو دنیا میں اُنکا عیش یعنے زندگی بیکار اور منغص ہو جائے پس تم اللہ الکریم سے پناہ مانگو گورِ ناموافق کے عذاب سے –

۵ – رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا

کہ کوئی بندہ ایسا نہیں کہ کسی مرد کی قبر پر گذرے کہ جسکو وہ دنیا میں پہچانتا تھا اور اُس پر سلام کہے تو وہ مُردہ اُس کو پہچان لیتا ہے اور اُس کے سلام کا جواب دیتا ہے -

۶ - خاتم النبیین سرورِ مُرسلین صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی مُسلمان ایسا نہیں کہ مسلمانوںکے قبرستان میں سے کسی قبر پر اُسکا گذر ہو مگر یہ کہ قبر والے اُس سے کہتے ہیں کہ ای غافل اگر تو یہ جان لے جو کچھہ کہ ہم نے جانا ہے احوالِ گور سے تو بیشک تیرا گوشت تیرے جسم پر اور تیری چربی تیرے بدن میں پگھل جائے -

۷ - رسولِ مفخم باعثِ ایجادِ ہردو عالم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب مُردہ کو قبر میں دفن کر دیتے ہیں اور اُسکو قبر میں بٹھاتے ہیں (منکر نکیر) اُسوقت اگر اُسکے قرابت والے دوست اور فرزند یہ کہیں کہ ہائی ای سردار - ہائی ای بزرگ - ہائی ای امیر - تو وہ فرشتے اُس مُردہ سے کہتے ہیں کہ سُن وہ لوگ کیا کہتے ہیں کہ تو امیر تھا تو سردار تھا تو بزرگ تہا اُسوقت مُردہ یہ کہتا ہے کہ کاشکے وہ نہ ہوتے اور مجھے اِس طرح نہ کہتے - پھر فرشتے سختی کے ساتھ اسکو ہلاتے ہیں - اِس طرح کہ دہنی پسلیاں بائیں پسلیوں سے مل جاتی ہیں -

(نوٹ یہ حال کافر یا گنہگار لوگوں کا ہے) -

۸ - جنابِ سرورِ کائنات مفخرِ موجودات صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بہت سے خوبصورت اور بہت سے ملیح اور بہت سے فصیح

زبان والے دوزخ کے طبقوں میں قیامت کے روز چلا کر فریاد کیا کرینگی

۹ - بعض علماء رحمہم اللہ تعالیٰ سے لوگوں نے پوچھا کہ کیا قبر میں عذاب ہوتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا کہ قبر خود ایک عذاب ہے۔ سوائے قبورِ انبیاء علیہم السّلام کے -

۱۰ - رسول اکرم صلے اللہ علیہ و آلہٖ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قبر آخرت کی منزلوںمیں سے اوّل منزل ہے اور دنیا کی منزلوں میں سے آخری منزل ہے -

۱۱ - بعضے علماء رحمہم اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ موت ایک دروازہ ہے کہ اُس میں داخل ہونا ضروری امر ہے اور قبر ایک منزل ہے کہ اُس میں اُترنا ضروری ہے -

انتالیسواں باب (۳۹)

نوحہ کرنے کی ممانعت میں

۱ - رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ و آلہٖ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نوحہ کرنا کافروں کے زمانہ کی رسم ہے۔ نوحہ کرنیوالا خدائے تعالےٰ اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کا دشمن ہوتا ہے -

۲ - سرورِ عالم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا

کہ قیامت کے دن نوحہ کرنیوالے آئینگے اور نوحہ کرینگے کتوں کیطرح جیسے کتوں کی طرح چلاتے ہیں گے -

۲ - پیغمبرِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فردا ءِ قیامت میں نوحہ کرنیوالے قبر سے اِس طرح اُٹھیں گے کہ اُن کے بال پریشان اور گرد آلود ہونگے اور اُنپر خدا کی لعنت کی چادر ہوگی وہ اپنے ہاتھونکو اپنے سروں سے مارتے ہوئے کہیں گے وائے ویلاہ - وائے ویلاہ -

۳ - نبیِ اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خدا کی لعنت ہے نوحہ کرنیوالے پر اور نوحہ سننے والوں پر اور اُن لوگوں پر جو اُس حلقہ میں کھڑے ہوں اور وہاں تر زباں ہوں اور گفتگو کرتے ہوں اور اُن عورتوں پر کہ جو ہر وقت اپنے بناؤ سنگار اور آرائش میں مشغول اور خوش ہوں ایسے سب آدمیونپر خدا کی لعنت ہوتی

۵ - رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی روتا ہے اور نوحہ کرتا ہے یہ کفر ہے اور کفر کی جگہ کا فروں کے ساتھ دوزخ ہے -

۶ - خاتم النبیین سرورِ مرسلین صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی مصیبت کے وقت روتا یا نوحہ کرتا ہے اُسکا نام منافقوں کی فہرست میں لکھا جاتا ہے -

۷ - رسولِ مفخم باعثِ ایجادِ ہر دو عالم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم

نے ارشاد فرمایا کہ دو آوازیں دنیا اور آخرت میں ملعون ہیں ایک تو آواز مزمار کی یعنے سارنگی اور ستار کے بجانے کے وقت اور دوسری آواز نوحہ کی مصیبت کے وقت ۔

۸ ۔ سرورِ کائنات مفخرِ موجودات صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مصیبت میں اپنا کرتہ پھاڑے یا اپنے رخسارہ کو نوچے تو اللہ تعالےٰ کی نظرِ رحمت اُس پر نہیں ہوتی ۔ نہ اُس کی زندگی میں نہ اُس کے مرنے کے بعد ۔

۹ ۔ آنحضرت حبیبِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مصیبت کے وقت اپنا پیراہن ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے یا اپنا رخسارہ نوچے یا رووے یا نوحہ کرے تو اگر وہ پھر سو دن کے اندر اندر مرجائے تو وہ خدا اور اُس کے رسول کے نزدیک عاصی اور گنہگار ہے

۱۰ ۔ رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی عورت کو یہ بات حلال یعنے درست نہیں ہے کہ اپنے سر کے بالوںکو کھولے یعنے برہنہ کرے یا اپنے بال نوچکر اُکھیڑکے پھینکے اگر کوئی عورت ایسا کریگی تو اُسکے سر کے بالونکی گنتی کے برابر قیامت کے دن اُس کے ہفت اندام یعنے تمام اعضاء پر داغ ڈالے جائیں گے ۔ ایسی عورت خدائے عزوجل کی نافرمان ہے ۔ اِس عورت پر اللہ تعالےٰ اور اُس کے فرشتوں اور تمام پیغمبران علیہم السلام کی لعنت ہے ۔

چالیسواں باب (۴۰)

صبر کرنے کی فضیلت میں

۱۔ رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صبر کرنا ایک وصیت ہے خدائے تعالیٰ کی وصیتوںمیں سے زمین پر۔ جو اِس وصیت کی حفاظت اور اُسپر نگاہ رکھتا ہے وہ نجات پاتا ہے اور جو کوئی اِس وصیت کو ضایع کرتا ہے وہ خدائے تعالیٰ کی بلا میں ہلاک ہوجائیگا

۲۔ سرورِ عالم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مصیبت کے وقت صبر بہت ہی بہتر ہے یعنے جب درد یا تکلیف یا مصیبت پہنچے عین اُسوقت صبر کرنا سب سے زیادہ بہتر ہے۔

۳۔ جب خدائے تعالیٰ بندہ کو دوست رکھتا ہے تو اُسکو ایسی بلاء میں مبتلا کردیتا ہے کہ اُس بلا کی کچھ دوا نہیں ہوتی پھر اگر اُس بلاء میں بندہ صبر کرتا ہے اور راضی رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکو اپنی درگاہ کے منتخب اور برگزیدوں میں سے کر لیتا ہے۔

۴۔ نبیِ اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خدائے تعالےٰ جل جلالہٗ و عمّ نوالہ نے موسیٰ علیہ السّلام پر وحی بھیجی کہ اے موسیٰ جو بندہ میرے حکم پر راضی نہ ہو اور میری نعمتوں پر شکر نہ کرے اور میری بلاؤں پر صبر نہ کرے اُس

سے کہہ دو کہ میرے آسمانوں کے نیچے سے اور میری زمینوں کے اوپر سے نکل جاؤ اور میرے سوا اپنا کوئی اور خدا طلب کرے۔

۵۔ امیرالمومنین علی ابنِ ابی طالب کرم اللہ وجہٗ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے فرمایا کہ صبر کی تین قسم ہیں ایک تو صبر مصیبت پر ہوتا ہے یعنے آدمیونکو جو رنج پہنچے اُسپر صبر کرنا۔ دوسرا صبر اللہ تعالیٰ کی طاعت اور فرمانبرداری پر اور تیسرا صبر معصیت اور گناہ پر۔ پس جو صبر کہ مصیبت پر کیا جائے اُسکے عوض تین ہزار درجے ثواب کے عطا ہوتے ہیں اور جو صبر کہ معصیت پر کیا جائے اُسکے لیئے ۷۰۰ درجے ثواب کے عطا کیئے جاتے ہیں اور جو صبر کہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری پر کیا جاتا ہے اُسمیں ۵۰۰ درجے ثواب کے ملتے ہیں۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ معصیت کے صبر پر ۷۰۰ درجے ثواب کے عطا کیے جاتے ہیں

۶۔ خاتم النبیین سرور مرسلین صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک ساعت کا صبر دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔

۷۔ رسولِ مقبول باعثِ ایجادِ ہر دو عالم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صبر کاموں کے کھلنے اور خوشی کی کنجی ہے۔

۸۔ مشائخ رحمہم اللہ علیہم نے فرمایا کہ صبر کی چار قسمیں ہیں ایک صبر فرائض پر۔ دوسرا صبر مصیبت پر۔ تیسرا صبر آدمیوں کے رنج اور تکلیف پہنچانے پر۔ اور چوتھا صبر فقر یعنے درویشی پر انمیں سے فرائض پر صبر کرنا توفیق ہی اور مصیبت پر صبر کرنیسے ثواب حاصل ہوتا ہے اور آدمیوں کے ستانے اور

تکلیف پہنچانے پر صبر کرنیسے دوستی اور محبت ہوتی ہے اور فقر و درویشی پر صبر کرنے سے خدائے تعالے کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے ۔

۹ ۔ سرورِ کائنات مفخرِ موجودات صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندوں میں سے اگر کسی بندہ کیطرف اُسکے تن میں یا مال میں یا اُسکے فرزندوں میں مصیبت آئے اور وہ بندہ اُس مصیبت پر صبر جمیل کرے ہیں کہ اُسکا خداوند ہوں قیامت کے روز مجھکو اُس بندہ سے اِس بات کی شرم آئیگی کہ میں اسکے لیے ترازو نصب کروں اور اُس کے اعمال کھول کر میں اُن کو ترازو میں تولوں (یعنے ایسے بندہ کو بسبب صبر جمیل کے اللہ تعالےٰ بے حساب بخش دیگا) ۔

تمام شد

کتاب لباب الاحادیث

ضمیمہ نمبر ۱

ضمیمہ
رسولِ مقبول صلعم کا خُلقِ عظیم

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ آنحضرت سرورِ کائینات نبی خدا خاصہ بارگاہِ سید البشر صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے اخلاقِ عظیم اور خُلقِ حسنہ کی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اونٹ کو خود چارہ ڈالتے - چراغ آپ روشن کرلیتے - اگر جوتوں کے بند کھل جاتے تو خود درست فرما لیتے - اپنے کپڑوں میں آپ پیوند لگاتے - بکری کا دودھ اپنے ہاتھ سے دوھتے - اپنے خدمتگار کے ہمراہ کھانا کھاتے اور اگر وہ خدمتگار چکی پیسنے میں عاجز ہوجاتا تو اُس کی مدد کرتے اور اِس بات سے شرم نہ کرتے - اگر خدمتگار بازار سے چیزیں خرید کر لاتے تو آپ اُس سودے کو اپنے گھر میں اپنے ہاتھ سے لیجاتے اور اِس بات سے شرم نہ کرتے - تونگروں اور درویشوں سے مصافحہ کرتے جو سامنے آتا اُسکو آپ اول سلام کرتے - جو کوئی آپ کی دعوت کرتا آپ کو بطورِ مہمان طلب کرتا تو آپ دعوت قبول کرلیتے اگرچہ وہ صرف کھجوروں پر آپ کی

مہمانی کرتا۔ رسول علیہ السلام والصلوٰۃ کشادہ ابرو اور خنداں رو تھے نہ ترش رُو اور گرفتہ ابرو یعنے (بھون چڑھی ہوئی) آپ متواضع تھے۔ ہر ایک کی حاجت بر لاتے۔ آپ سنگدل نہ تھے سب مسلمانوں پر مہربان تھے۔ سیری سے ہرگز ڈکار نہ لیتے اور آپ لالچ سے کسی کے آگے ہاتھ دراز نہ کرتے۔ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔

بیان تعریفِ حدیث اور اقسامِ حدیث کا

حدیث اُس کو کہتے ہیں کہ جو پیغمبرِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمایا یا خود کیا یا جو فعل حضرت صلعم کے سامنے ہوا اور آپ نے اُس سے منع نہ کیا تو جو زبان سے فرمایا اُسکو حدیثِ قولی کہتے ہیں اور جو کیا اُسکو حدیثِ فعلی کہتے ہیں اور جو آپ کے سامنے ہوا اُسکو حدیثِ تقریری کہتے ہیں اور حدیث دو قسم ہوتی ہے متواتر اور آحاد متواتر اُس کو کہتے ہیں جس کو ہر زمانے میں اتنے لوگوں نے روایت کیا ہو کہ احتمالِ کذب کا اُن کی طرف عقل کے نزدیک محال ہووے اور آحاد اُس کو کہتے ہیں جس کی روایت میں اس قدر کثرت نہ ہو اور آحاد تین قسم ہے۔ مشہور اور عزیز اور غریب مشہور یہ ہے کہ جس کو ہر زمانے میں تین یا زیادہ راویوں نے روایت کی ہووے اور عزیز وہ ہے

متواتر

آحاد

مشہور

عزیز

غریب

جس کو ہر زمانے میں دو راویوں نے روایت کی ہو اور غریب وہ ہے جس کی روایت کسی زمانے میں ایک ہی راوی سے ہووے تو اب جاننا چاہئے کہ متواتر حدیث سے ہر شخص کو علم یقینی حاصل ہوتا ہے اور احتمال شک کا بالکل زائل ہوتا ہے اور آحاد روایت سے علم ظنّی حاصل ہوتا ہے اور بعضی صورت میں جنکو معرفت حدیث حاصل ہے علم یقینی بھی اُس سے حاصل ہوتا ہے - اور آحاد میں بعضی روایت مقبول ہے اور بعضی مردُود اگر راوی کی راستی اور صدق معلوم ہووے تو مقبول ورنہ مردود ہے فائدہ متواتر حدیث بعضوں نے کہا ہے کہ کوئی موجود نہیں اور بعضوں نے کہا کہ ہے اور صحیح قول اول ہے كَذَا فِيْ بَعْضِ الْكُتُبِ فائدہ جو

صحیح

آحاد مقبول ہے اُس کی دو قسمیں ہیں ایک صحیح اور ایک حسن صحیح اُس کو کہتے ہیں جس کو دیندار پرہیزگار خوب یاد رکھنے والے لوگوں نے ہر زمانے میں برابر روایت کیا ہو اور نہ اُس میں کوئی پوشیدہ عیب ہو اور معتبر لوگوں کی مخالفت بھی نہ ہو اور صحیح حدیث کے کئی درجے ہیں پہلا درجہ یہ ہے کہ اتفاق کیا ہو اُس پر بخاری و مسلم نے یعنی دونوں کی کتابوں میں وہ حدیث موجود ہووے دوسرا درجہ یہ ہے کہ فقط بخاری نے اُسکو روایت کیا ہو - تیسرا درجہ یہ ہے کہ فقط مسلم نے اُسکو روایت کیا ہو چوتھے وہ جو بخاری و مسلم کی شرط اور اُن کے طریقے پر ہووے - پانچویں وہ جو صرف

بخاری کے طور پر ہووے چھٹے وہ جو صرف مسلم کے طور پر ہووے
ساتویں وہ جو سوا بخاری اور مسلم کے اور حدیث کے اماموں نے
اُسکو صحیح جانا ہو۔ فائدہ بعضوں کے نزدیک شرط بخاری اور
مسلم کی یہ ہے کہ حدیث کے راوی خوب ضبط کرنے والے اور
پرہیزگار ہوں غفلت اور مخالفت ثقات وغیرہ سے خالی ہو ویں
اور بعضوں کے نزدیک شرط مسلم کی یہ ہے کہ جو حدیث ایسی ہو
کہ دو تابعی ثقہ نے دو صحابیوں سے روایت کیا ہو اور اسی
طرح اُن دو تابعی سے دو تبع تابعی نے روایت کیا ہو اسی طرح
سب طبقوں میں دو شخص ثقہ روایت کرتے چلے آئے ہوں۔
اور یہ مضمون حدیث کی کتابوں میں مذکور ہے۔ اور حسن اُس
حدیث کو کہتے ہیں جو صحیح کی طرح پر ہووے لیکن اُس کے
راویوں کا درجہ حفظ و یاد وغیرہ میں صحیح کے راویوں سے کم
ہو اور عمل کرنے میں دونوں برابر ہیں اور دونوں حجت ہیں
لیکن رتبے میں صحیح حدیث زیادہ ہے حسن سے اور ضعیف
حدیث اُس کو کہتے ہیں جو صحیح اور حسن کے مخالف ہو یا اُس
کے راوی میں کوئی وجہ ضعف کی مثلاً نقصان حفظ یا فسق یا
جہالت یا بدعت وغیرہ پائی جاتی ہو یا اُس کا کوئی راوی درمیان
سے ساقط ہووے یا اُس کے راوی پر لوگ طعن کرتے ہوں
تو اگر اوّل سے کوئی راوی ساقط ہے تو اُس کا نام معلّق ہے

حسن

ضعیف

معلّق

اور اگر انتہا سے ساقط ہووے مثلاً نام صحابی کا مذکور نہووے
اور تابعی حدیث بیان کرے تو اُس کو مُرسَل کہتے ہیں اور اگر
دو راوی برابر ساقط ہوں تو مُعضَل ہے اور نہیں تو منقطع
اور کبھی منقطع کو مرسل بولتے ہیں اور مرسل کو منقطع بولتے
ہیں اور طعن کے معنے یہ ہیں کہ اُس کا راوی جھوٹا ہووے
تو اُس حدیث کو موضوع کہتے ہیں یا اُس پر تہمت جھوٹ
کی لگی ہووے تو اُس کو متروک کہتے ہیں یا غلطی بہت
کرتا ہو یا غافل ہو یا اُس کو وہم بہت ہووے یا اچھے لوگوں
کی روایت کے مخالف اُس کی روایت ہووے یا فاسق یا بدعتی ہووے
تو اُس کو منکر کہتے ہیں ✦ فائدہ - صحابی اُس کو کہتے ہیں
جس نے حالت ایمان میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو آنکھ سے دیکھا
ہووے اور پھر ایمان پر اُس نے انتقال کیا ہووے اور تابعی اُسکو
کہتے ہیں جس نے صحابی کو دیکھا ہے اور تبع تابعی اُسکو کہتے ہیں
جس نے تابعی کو دیکھا ہووے ✦ فائدہ - یہ ضعف اور توثیق
سب راویوں میں محدثین بیان کرتے ہیں لیکن صحابی تو سب
ثقہ ہیں کوئی ضعیف نہیں - اور نہ اُن میں کسی طرح کا طعن
ہے ✦ فائدہ - ایک قسم حدیث کی مُدَلَّس ہے یعنی وہ
حدیث جس میں راوی نے اپنے شیخ کو چھپایا ہووے
اور اُسکا نام نہ لیا ہووے کسی مصلحت سے اور ایک

مُرسَل
مُعضَل
منقطع
موضوع
متروک
منکر
صحابی
تابعی
تبع تابعی
مُدلَّس

مضطرب | قسم مضطرب ہے جس میں راویوں نے اختلاف کیا ہو سند یا متن
مدرج | میں اور ایک قسم مُدرَج ہے جس میں راوی نے کچھ اپنا کلام بھی
معنعن | حدیث میں شامل کردیا ہووے اور ایک قسم مُعَنْعَن ہے یعنی
شاذ | جو برابر ایک نے دوسرے سے روایت کیا ہو + فائدہ اور شاذ
اُس کو کہتے ہیں جو حدیث مخالف روایت معتمد لوگوں کے ہووے
معلول | اور معلول اُس حدیث کو کہتے ہیں جس میں کسی طرح کی علّت
متابع | پوشیدہ جو صحتِ حدیث میں قدح کرتی ہو پائی جاوے اور متابع
اُس کو کہتے ہیں کہ ایک راوی نے ایک حدیث دوسرے راوی کے
مرفوع | موافق روایت کی اور اسی کو شاہد بھی کہتے ہیں اور مرفوع
حدیث جو کلامِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا فعل آپ کا ہووے
موقوف | اور موقوف وہ حدیث ہے جو صحابی کا فعل یا قول ہووے اور
وقف کہتے ہیں صحابی کا قول یا فعل ذکر کرنے کو اور رفع
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا قول یا فعل ذکر کرنے کو +
فائدہ ۔ اور اِن قسموں کے سوا اور بھی قسمیں حدیث کی
ہیں لیکن اِس جا پر بوجہ اختصار کے ترک کیا + فائدہ ۔
صحاح ستہ | حدیث کی مشہور کتابیں چھ ہیں اور اُن کو صحاح ستہ کہتے ہیں
صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور جامع ترمذی اور سنن ابوداؤد
اور نسائی اور سنن ابنِ ماجہ اور بعضوں کے نزدیک ابنِ ماجہ
صحاح میں داخل نہیں اور موطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی

صحاح میں داخل ہے اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں جتنی حدیثیں ہیں صحیح ہیں یا حسن ہیں ضعیف حدیث اُن میں نہیں پائی جاتی اور باقی چاروں کتابوں میں سب قسم کی حدیثیں صحیح اور حسن اور ضعیف ہیں اور صحاح اُن کا نام اسواسطے ہے کہ اکثر حدیثیں اِن کتابوں کی صحیح ہیں اور اِن کتابوں کے سوا اور بہت سی کتابیں حدیث کی ہیں اور اُن میں بھی صحیح حدیثیں موجود ہیں مثلاً معاجم ثلثہ طبرانی اور سنن دار قطنی اور مستدرک حاکم کی اور مصنف ابنِ ابی شیبہ اور عبدالرزاق کا اور مسند دارمی کی اور حال اِن سب کا بالتفصیل بستان المحدثین میں مذکور ہے اور ہم اس جاء پر صحاح ستہ والوں کا حال مختصر کچھ لکھ دیتے ہیں -

احوال بخاری کا (رحمۃ اللہ علیہ)

نام و نسب اُنکا ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن المغیرہ ہے قدو قامت اِنکا میانہ تھا نحیف یعنی دُبلے آدمی تھے اور حالتِ طفولیت میں دونوں آنکھیں جاتی رہیں تھیں اِس سبب سے اِنکی والدہ کو نہایت ملال تھا خواب میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو دیکھا کہ وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے تیرے بیٹے کی آنکھوں میں روشنی عنایت

کی اور یہ تیری گریہ و زاری کا بدلہ ہے صبح کو جب اُٹھیں دیکھا
کہ آنکھیں لڑکے کی روشن ہیں اور جب دس برس کے تھے مکتب
میں جہاں حدیث کو سنتے یاد کر لیتے اور اُسی سن میں شغل
حدیث کا اُن کو تھا اور جب مکتب سے فارغ ہوئے ایک شخص
کو بخارا میں سُنا کہ وہ محدث تھے اور داخلی اُنکا نام تھا۔
بخاری نے اُن کے پاس آمد و رفت شروع کی۔ ایک روز داخلی
اپنی کتاب سے احادیث پڑھ رہے تھے یکایک اُن کی زبان
سے نکلا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ اُسی وقت
بخاری نے کہا کہ ابوالزبیر نے ابراہیم سے نہیں سُنا۔ داخلی
رحمۃ اللہ علیہ نے اُنکو مبارکباد دی پھر بخاری نے کہا کہ اصل
نسخے میں دیکھنا چاہیے سو داخلی گھر میں گئے اور اصل نسخہ لاکے
اور بخاری کو بُلا کے کہا کہ بھلا میں نے تو غلط پڑھا اب صحیح کیا
ہے کہا بخاری نے کہ صحیح سُفْيَانُ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ ہے داخلی حیران ہوئے۔ اور اپنے نسخے کو
جس میں پڑھتے تھے صحیح کیا اور جب سولہ برس کے ہوئے
تمام کتابیں حدیث کی آپ کو یاد تھیں۔ حامد بن اسمٰعیل ایک
بزرگ کہ بخاری کے زمانے میں تھے کہتے ہیں کہ بخاری حدیث
کے اُستادوں کے پاس بلا دوات و قلم کے جاتے آتے تھے تو ہم لوگوں
نے کہا کہ تم کو کیا فائدہ ہے اِس سے جو تم سنتے ہو بھول جاتے

داخلی

ہو گئے اسی طرح سب لوگوں نے اُنکو کہنا شروع کیا سولہویں دن بخاری نے کہا کہ تم نے مجھے تنگ کیا اب جو تم نے لکھا ہے اُس کو سامنے لاؤ اور میری یاد کو اُس سے مقابلہ کرو اس عرصے میں پندرہ ہزار حدیث سب لوگوں نے لکھیں نہیں - بخاری نے سب یاد سے پڑھنا شروع کیں اور ایسا خوب یاد تھا کہ میں نے اپنی حدیثوں کو اُن سے صحیح کرلیا پھر کہا بخاری نے کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں بے فائدہ محنت کرتا ہوں تو ہم لوگوں نے اُس روز سے جانا کہ یہ شخص سندلی ہے اِس کی برابری کوئی نہ کر سکے گا اور صحیح بخاری تصنیف کرنے کا یہ سبب ہے - کہ ایک روز اسحٰق بن راہویہ کی مجلس میں یہ ذکر ہوا کہ اگر کوئی جدا صحیح حدیثوں کو جمع کرے تو کیا خوب ہو کہ بلا خدشہ لوگ اُسپر عمل کرنے لگیں بخاری کے دل میں یہ بات اثر کر گئی چھ لاکھ حدیثیں اُنکے پاس تھیں اُنکا انتخاب کرنے لگے جو حدیث نہایت صحیح پائی اُسکو لکھا اور باقی کو ترک کیا اور معمول یہ کیا تھا کہ ہر حدیث کی تحریر کیواسطے غسل کرتے اور دو رکعت نماز پڑھتے اور دُعا کرتے کہ یا الٰہی مجھسے خطا نہووے آخر اسیطرح سولہ برس کامل محنت کرکے مسجد کے اندر منبر اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کے بیچ میں صحیح بخاری مرتب ہوئی اور انتقال کیا بخاری نے خرتنگ میں کہ ایک گاؤں ہے دو فرسخ سمرقند سے وقت نمازِ عشا کے - اور دن عید فطر بعد نماز ظہر کے

سال دوسو چھپن ہجری میں اُن کو دفن کیا اور باسٹھ برس کی عمر آپ کی تھی

بیان مسلمؒ کے احوال کا

اِن کے باپ کا نام حجّاج ہے اور کنیت اُنکی ابوالحسین اور لقب ان کا عساکرالدین ہے نیشاپور جو ایک شہر ہے خراسان میں وہاں کے رہنے والے ہیں ابو زرعہ رازی اور ابو حاتم نے جو اجلّہ محدثین میں سے ہیں اُنکی جلالت اور امامت پر گواہی دی ہے اور صحیح مسلم اُنکی نہایت عمدہ کتاب ہے تین لاکھ حدیث سے اِس کتاب کو انتخاب کیا ہے اور بعضوں نے اِس کو صحیح بخاری پر مُقدّم رکھا ہے۔ کہا حافظ ابوعلی نیشاپوری نے کہ آسمان کے نیچے کوئی کتاب صحیح زیادہ مسلم کی کتاب سے نہیں ابوحاتم رازی نے کہ اجلّہ محدّثین میں سے ہیں مسلم کو خواب میں دیکھا اور اُن کا حال پوچھا مسلم نے کہا کہ اللہ تعالےٰ نے جنّت کو میرے اُوپر مباح کیا ہے جہاں چاہتا ہوں رہتا ہوں اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے تمام عمر میں کسی کی غیبت نہیں کی اور نہ کسی کو مارا اور نہ کسی کو بُرا کہا اور پیدا ہوئے تھے سال دوسو اور دو میں اور بعضوں نے کہا ہے کہ دوسو چار میں اور بعضوں نے کہا کہ دوسو چھ میں اور صاحب جامع الاصول نے اسی کو اختیار کیا ہے اور وفات اُن کی یکشنبہ کو شام کے وقت ہوئی

اور دوشنبہ کے دن پچیسویں تاریخ کو رجب میں سال دوسو اکسٹھ
میں مدفون ہوئے اور وفات اُن کی اس طرح پر ہوئی کہ ایک
مجلس میں لوگوں نے آپ سے ایک حدیث پوچھی اُنھوں نے اُسکو
نہ پہچانا اور اپنے گھر آکے سب کتابوں میں تلاش کرنا شروع کیا
اور لوگوں نے سامنے اُن کے ایک ٹوکرا کھجور کا رکھ دیا تھا آپ
ایک ایک خُرما کھاتے جاتے تھے یہاں تک کہ وہ حدیث نہ ملی اور
خُرمے تمام ہوگئے اور یہ اُن کے انتقال کا سبب ہُوا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ
لَنَا وَلَہٗ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ

احوال ابوداؤدؒ کا

نام اُن کا سلیمان بن اشعث بن اسحٰق بن بشر بن شدّاد بن عمر
بن عمران لازدی سجستانی ہے اور سجستان معرب ہے سیستان کا
اور سیستان ایک ملک ہے سند اور ہرات کے بیچ میں متصل ہے
قندہار کے اور وہ جو ابنِ خلکان نے کہا ہے کہ سجستان ایک قریہ
ہے قریب بصرے کے خطا ہے تولد اُن کا سنہ دوسو اور دو ہجری
میں ہوا اور اکثر بلادِ اسلام میں مانند مصر اور شام اور حجاز
اور عراق اور خراسان وغیرہا میں سیر کی اور علم حدیث کو بخوبی
جمع کیا حفظ حدیث اور عبادت اور تقویٰ اور صلاح میں ایک
فردِ کامل تھے اور آپ ایک دامن کشادہ رکھتے تھے اور ایک

تنگ لوگوں نے اس حال کو اُن سے دریافت کیا فرمایا کہ دامن کشادہ واسطے کتابوں حدیث کے ہے اور دوسرے دامن کے کشادہ رکھنے کی کچھ حاجت نہیں اسراف ہے اور موسیٰ بن ہارون کہ ایک بزرگانِ وقت میں سے تھے فرماتے ہیں کہ ابو داؤد دنیا میں واسطے حدیث کے پیدا ہوئے اور آخرت میں واسطے جنّت کے اور جب اِس کتاب کی تصنیف سے فارغ ہوئے امام احمد کے پاس لیگئے اُنھوں نے اُس کو دیکھ کے بہت پسند کیا اور ابو داؤد نے اِس کتاب کو پانچ لاکھ حدیثوں سے انتخاب کیا ہے اور کُل حدیثیں اِس کتاب میں چار ہزار آٹھ سو حدیثیں ہیں اور التزام کیا ہے اِس بات کا کہ حدیث صحیح ہووے یا حسن اور اِسی واسطے یہ کتاب بعد صحیحین کے سب کتابوں سے زیادہ معتبر ہے اور وفات ابو داؤد کی سولھویں تاریخ میں شوال سے سال دوسو اور پچھتر ہجری میں ہوئی اور بصرے میں مدفون ہوئے اور عمر آپ کی تہتر سال ہوئی

احوال ترمذیؒ کا

کنیت اُنکی ابو عیسیٰ ہے اور نام و نسب محمد بن عیسےٰ بن سورہ بن موسیٰ بن الضحاک سلمی۔ اور ترمذ نام ایک شہر کا ہے اور ترمذی شاگرد ہیں بخاری کے اور مسلم اور ابو داؤد سے بھی روایت کرتے ہیں۔ برسوں طلبِ علمِ حدیث میں صرف کیے اور یہ کتاب

انکی عمدہ تصانیف سے ہے۔کئی فائدوں پر بہ نسبت اور کتابوں کے زیادہ مشتمل ہے۔اوّل ترتیب اِس کی خوب ہے دوسرے تکرار کم ہے۔ تیسرے ہر مقام پر مذاہب آئمہ اور وجوہ استدلال ہر ایک کی ذکر کین ہیں چوتھے ہر حدیث کے ضعف اور صحت سے بحث کی ہے پانچویں ضعف اور توثیق راویوں سے بھی تعرّض ہے اور ان کو خلیفہ بخاریؒ کا کہتے ہیں اور تورع اور زہد اور خوف اُن کا بعید تھا خوفِ الٰہی سے برسوں رویا کئے آخر اندھے ہوگئے اور ایک حکایت عجیب اُن کی یہ ہے کہ مکّے کی راہ میں ایک شیخ سے ملاقات کی اور پہلے اُس شخص سے دو جز حدیث کے لکھے تھے اور فرصت قرأت کی نہیں پائی تھی ترمذی نے اُس وقت اُن سے قرأت طلب کی شیخ نے قبول کیا اور کہا کہ وہ جز نکالو یکایک ترمذی نے جو اُنکو تلاش کیا تو وہ نہ ملے اور گُم ہوگئے تھے دو جز سفید کاغذ سادہ کے نکال کے حدیث اُن سے سننے لگے شیخ کی نگاہ جو اُس کاغذ پر جا پڑی غصّے ہوکے بولے کہ کیا تم مجھسے ہنسی کرتے ہو ترمذی نے کہا کہ نہیں میں نے اُن جزوں کو گم کیا لیکن احادیث سب مجھے اُن جزوں کی یاد ہیں شیخ نے تعجب سے کہا کہ پڑھو ترمذی نے اول سے آخر تک پڑھ دیا اور کہیں نہ بھولے اور سب حدیثیں سُنادیں شیخ نے کہا کہ اِس کا مجھکو یقین نہیں آتا سابق سے تم نے یاد کرلی ہونگی ترمذی نے کہا امتحان فرمایئے شیخ نے

چالیس حدیثیں غریب نکال کے اُن کو ایک بار سُنا دیں
ترمذی نے اُن حدیثوں کو پھر بعینہٖ ایک جا بھی نہ بھولے
اور سُنا دیا اور ایسے ایسے امتحان اُن کے حافظے کے اکثر
ہوا کئے اور کہتے ہیں کہ جب میں اِس جامع کی تصنیف
سے فارغ ہوا پہلے اِس کتاب کو علمائے حجاز کے سامنے
پیش کیا سب نے پسند کیا بعد اس کے علمائے عراق کے
سامنے وہ بھی خوش ہوئے بعد اِس کے میں نے اِس کتاب
کو رواج دیا اور وفات اُن کی ترمذ میں دوشنبہ کی رات کو
ستائیسویں رجب میں سال دوسو ستر اوپر نو ہجری میں ہوئی۔

احوال نسائی کا

نام ان کا ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن بحر بن
سنان بن دینار نسائی ہے اور یہ نسبت ہے طرف نسا کے
کہ نام ایک شہر کا ہے خراسان میں پیدا ہوئے سال دوسو
اور چودہ ہجری میں اور بڑے بڑے شیخوں کو اور عالموں
کو حدیث کے پایا شافعی مذہب تھے اور ہمیشہ ایک روز روزہ
رکھتے اور ایک روز افطار کرتے نہایت قوی اور زبردست
تھے چار بیویاں تھیں ہر رات کو ایک کے پاس جاتے تھے۔
اور لونڈیاں بھی بہت تھیں اور پہلے ایک کتاب حدیث کی

لکھی اور نام اُس کا سنن کبریٰ رکھا جب اُس کی تصنیف سے فارغ ہوئے ایک امیر نے اُن سے پوچھا کہ جتنی حدیثیں اِس کتاب میں ہیں سب صحیح ہیں اُنہوں نے کہا کہ صحیح بھی ہیں حسن بھی ہیں سب قسم کی حدیثیں ہیں اُس امیر نے عرض کیا کہ ایک کتاب ایسی جمع کیجئے جس میں سب حدیثیں صحیح ہوئیں۔ تب اُنہوں نے اُس کو خلاصہ کرکے صحیح حدیثیں منتخب کیں اور نام اُس کا مجتبیٰ رکھا اور اُس کو سنن صغریٰ بھی کہتے ہیں اور وہ جو سنن نسائی اِس زمانے میں مشہور ہے - یہی سنن صغریٰ ہے اور سبب اُن کی وفات کا یہ ہوا کہ حضرت علی رضؓ مرتضیٰ کی مناقب میں ایک کتاب اُنہوں نے تصنیف کی بعد فراغت کے اُنہوں نے چاہا کہ اِس کتاب کو جامع دمشق میں بیان کریں کہ وہاں کے لوگ بسبب سلطنت بنی اُمیہ کے خوارج کی طرف میل رکھتے ہیں کچھ تھوڑا سا بیان اُس کتاب کا کیا تھا کہ ایک شخص نے کہا آپ نے امیرالمومنین معاویہ رضؓ کے مناقب میں بھی کچھ لکھا ہے فرمایا کہ معاویہ رضؓ کو یہی کافی ہے کہ نجات پا جاویں اُن کے مناقب کہاں ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ کلمہ بھی کہا کہ میرے نزدیک اُن کے مناقب میں سے کچھ صحیح نہیں اِسی طرح کچھ کہا کہ عام لوگوں نے اُنکو تشیع کی طرف منسوب کیا اور لاتیں مارنا شروع کیں کچھ

چوٹ اُن کے فوطوں میں پہنچی کہ اُس کے سبب سے آپ نیم جان ہوگئے خادم اُن کے اُن کو اُٹھا کے گھر میں لائے اُنھوں نے کہا کہ مجھ کو اسی وقت مکۂ معظمہ میں لے چلو کہ یا وہاں جاکے مروں یا راستے میں مرجاؤں غرض مکّے میں پہنچے اور صفا اور مروہ کے بیچ میں مدفون ہوئے وفات اُن کی دِن شنبہ تاریخ ۱۳ ر صفر میں سال تین سو تین میں ہوئی اور بعضے کہتے ہیں کہ راہ میں اُن کا انتقال ہُوا اور وہاں سے لاش اُن کی مکّے میں لے گئے۔

احوال ابن ماجہ کا

نام ان کا ابو عبداللہ محمد بن زید بن عبداللہ بن ماجہ قزوینی ربعی ہے اور ربعی نسبت ہے طرف ربع کے کہ نام ایک قبیلے کا ہے اور قزوین نام ایک شہر کا ہے عراق عجم میں اور یہ کتاب اُن کی عمدہ تصانیف میں سے ہے اور صحاح ستّہ میں بقول راجح داخل ہے اور جب اِس کی تصنیف سے فارغ ہوئے ابوزرعہ رازی کے پاس لے گئے اُنھوں نے اِس سنن کو دیکھ کے کہا کہ اگر یہ کتاب کسی شخص کے ہاتھ لگے گی اکثر کتابیں فن حدیث کی بیکار ہوجاوینگی اور واقعی یہ کتاب اختصار اور عدم تکرار میں بے نظیر ہے اور ابوزرعہ نے اِس کتاب کی صحت کی شہادت دی اور کہا کہ

غالب ہے کہ اُس میں کوئی حدیث نہایت ضعیف موضوع نہ ہوگی اور اس سنن میں تیس کتابیں ہیں - اُن میں ایک ہزار پانسو باب ہیں اور سب حدیثیں اُسکی چار ہزار ہیں اور صحیح یہ ہے کہ ماجہ اُنکی ماں کا نام تھا اور عبداللہ دادا اُن کے صحابی تھے - سنہ دو سو اور نو ہجری میں پیدا ہوئے اور بہت مشایخ حدیث سے استفادہ کیا اور بخوبی اِس فن سے مطلع ہوئے اور وفات اُن کی دوشنبہ کے روز دو سو تہتر ہجری میں ستائیسویں تاریخ رمضان میں ہوئی فقط

بیان تقلید کا

جاننا چاہئے کہ بعض محققین نے تقلید مذہب معین کو مذاہب اربعہ میں سے واجب کیا ہے اور بعضوں نے مستحسن - تو موافقت اِن دونوں قولوں میں اسی طور پر ہے کہ جو شخص عالم فن حدیث کا ہووے - چاروں مذہب کے ماخذ اور اصول میں واقف ہووے کلام اللہ کی آیات منسوخہ اور غیر منسوخہ اور معانی اُن کی میں بخوبی مطلع ہووے - اور معرفت ضعف حدیث اور صحت میں بہرۂ تمام ہو - کیفیت رواۃ سے آگاہ ہو - جیسا احادیث اُس کو مستحضر ہوں - اکثر کتابیں حدیث کی اُس کے مطالعے سے گذری ہوں - تو اُن سب صورتوں کا جو شخص جامع ہووے اُس کو تقلید

مذہب معین کرنا مستحسن ہے اور جس شخص میں یہ شرائط متحقق
نہیں تقلید کا وجوب اُسکے حق میں ہے اور اِس زمانے میں ایسا
شخص جو اُن شرائط مذکورہ کا جامع ہووے اکثر مقاموں میں متحقق
نہیں اگرچہ ممکن الوجود بامکانِ عقلی ہے اور تقلید آئمہ مجتہدین مسائل
شرعیہ میں درحقیقت اطاعتِ خدا اور رسول میں داخل ہے فرمایا اللہ
تعالیٰ نے اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ اور اسی واسطے مفسرین نے
اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ سے امرا اور سلاطین مسلمین مراد لئے ہیں نہ مجتہدینِ شریعت[ف]
چنانچہ بیضاوی میں ہے کہ اسکی تائید کرتا ہے قول اللہ تعالیٰ کا
فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اسواسطے کہ مقلد
کو جائز نہیں کہ نزاع کرے مجتہد سے اُس کے حکم میں بخلاف اُمرا کے
اور عبارت اُس کی یہ ہے وَھُوَ یُؤَیِّدُ الْوَجْہَ الْاَوَّلَ اِذْ لَیْسَ لِلْمُقَلِّدِ
اَنْ یُّنَازِعَ الْمُجْتَہِدَ فِیْ حُکْمِہٖ بِخِلَافِ الْمَرْءُوْسِ۔ انتھت کیونکر اطاعت علمائے
اہلِ اجتہاد کی اطاعت خدا اور رسول کی نہوگی حال آنکہ وہ لوگ حاملانِ
علمِ نبوت اور شارحان کتاب و سنت ہیں اور قول رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ اور عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ
بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اسی مضمون پر دلالت کرتا ہے اور وہ جو بعض جہلا
اعتراض کرتے ہیں کہ تقلید ابی حنیفہؒ اور شافعیؒ وغیرہما کی ایسی ہے

[ف] اِس وجہ سے کہ حکم مجتہدین شریعت عین اطاعتِ خدا اور رسول ہے اسواسطے کہ اگر مغایر
حکمِ خدا اور رسول ہوتا تو علمائے اُمت اور مجتہدین اولوالامر منکم سے مراد ہوتے ۱۲ منہ عم فیضہ

جیسے مشرکین تقلید اپنے آبا و اجداد کی کرتے ہیں جواب اُس کا یہ ہی کہ قیاس اس تقلید کا مشرکین کی تقلید پر قیاس مع الفارق ہی کیونکہ مقلدین مجتہدین کو وسایط بلوغ علم نبوت اور وسائل وصول احکام شریعت سمجھ کر تقلید کرتے ہیں بالاستقلال اُنکو مصدر احکام نہیں جانتے ہیں۔ امام ابوجعفر نے بسند متصل نقل کیا ہے کہ امام ابو حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم اخذ کرتے ہیں اول ساتھ کتاب کے پھر ساتھ سنت کے پھر ساتھ قضایائے صحابہ کے اور عمل کرتے ہیں ہم جس پر اتفاق ہوتا ہے صحابہ کا اور جس میں کہ اختلاف ہوتا ہے صحابہ کا اُس کو قیاس کرتے ہیں اور مسئلے پر۔ اور روایت کیا بیہقی نے مدخل میں بسند صحیح حضرت امام ابو حنفیہؒ سے عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَنِیْفَةَ یَقُوْلُ اِذَا جَاءَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَلَی الرَّاسِ وَالْعَیْنِ وَاِذَا جَاءَ عَنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَخْتَارُ مِنْ قَوْلِهِمْ وَاِذَا جَاءَ مِنَ التَّابِعِیْنَ زَاحَمْنَاهُمْ۔ یعنی جس وقت آوے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تو وہ سر اور آنکھوں پر ہے اور جس وقت صحابہؓ سے ہو اُس میں اختیار کرتے ہیں[1] ہم اور جس وقت تابعین سے آیا ہووے تو اُن کی مزاحمت کرتے ہیں یعنی اُس میں کلام کرتے ہیں اور قیاس کو دخل دیتے ہیں اور کس طرح حضرت امام صاحب تابعین کے قول میں مزاحمت نہ

[1] یعنی اقوال مختلفہ صحابہ سے جس کا قول اشبہ الصواب ہوتا ہے اختیار کرتے ہیں ۱۲ منہ مدظلہ

کرینگے۔ کیونکہ خود بھی تابعین میں سے ہیں۔ اور روضۃ العلما سے مذکور ہے اُتْرُکُوْا قَوْلِیْ بِخَبَرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنی فرمایا امام صاحب نے ترک کرو قول میرا ساتھ حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور فرمایا اِذَا صَحَّ الْحَدِیْثُ فَھُوَ مَذْھَبِیْ یعنی جب صحیح ہوجاوے حدیث تو وہی میرا مذہب ہے۔ اور صراط مستقیم میں ہے کہ اصحاب ابو حنیفہ کے متفق ہیں کہ حدیث ہر چند اسناد اُس کا ضعیف ہو مقدم اور اولیٰ ہے قیاس سے اور اجتہاد سے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے بدون ضرورت کے عمل قیاس پر ہرگز نہیں کیا۔ اور میزان شعرانی میں ہے وَمَا طَعَنَ اَحَدٌ فِیْ قَوْلٍ مِّنْ اَقْوَالِھِمْ اِلَّا لِجَھْلِہٖ بِہٖ اِمَّا مِنْ حَیْثُ دَلِیْلِہٖ وَاِمَّا مِنْ حَیْثُ دِقَّۃِ مَدَارِکِہٖ عَلَیْہِ لَا سِیَّمَا الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ اَبُوْحَنِیْفَۃَ الَّذِیْ اَجْمَعَ السَّلَفُ وَالْخَلَفُ عَلٰی عِلْمِہٖ وَوَرَعِہٖ وَعِبَادَتِہٖ وَدِقَّۃِ مَدَارِکِہٖ وَاسْتِنْبَاطَاتِہٖ وَحَاشَاہُ مِنَ الْقَوْلِ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ بِالرَّاْیِ الَّذِیْ لَا یَشْھَدُ لَہٗ ظَاھِرُ کِتَابٍ وَّلَا سُنَّۃٍ یعنی نہیں طعن کیا کسی نے بیچ کسی قول کے اقوال مجتہدین سے مگر جاہلوں نے اُس قول کے کہ جاہل رہے اُس کی دلیل سے یا دقت اور باریکی اُس کی سے خصوصًا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کہ اجماع کیا سلف اور خلف نے اُن کے علم اور ورع اور عبادت اور دقت مدارک اور استنباطات اُن کے پر اور بچے قول سے دین خدا میں اُس رائے سے کہ نہیں شہادت کی ہو اُسکی کتاب یا سنت نے۔ اور لیکن وجوب تقلید کا واسطے

غیر مجتہد کے تو اتفاق کیا اسپر علمائے امت نے کہا جلال الدین محلی نے شرح جمع الجوامع میں یجب علی العامی وغیرہ ممن لم یبلغ مرتبۃ الاجتہاد التزام مذہب معین من مذاہب المجتہدین۔ انتہی یعنی واجب ہے عامی اور غیر عامی پر جو نہ پہونچا ہو درجۂ اجتہاد کو التزام ایک مذہب معین کا مجتہدین مذاہب سے۔ اور کہا شیخ محی الدین نووی نے روضۃ الطالبین میں اما الاجتہاد المطلق فقالوا اختتم بالائمۃ الاربعۃ حتی اوجبوا تقلید واحد من ہولاء علی الامۃ ونقل امام الحرمین الاجماع علیہ۔ یعنی اجتہاد مطلق تو ختم ہوگیا ساتھ آئمہ اربعہ کے اور واجب ہے تقلید ایک کی ان میں سے امت پر اور نقل کیا امام الحرمین نے اجماع اس پر۔ اور بحر العلوم نے شرح تحریر ابن الہمام میں لکھا ہے غیر المجتہد المطلق یلزمہ تقلید مجتہد مما من المجتہدین المطلقین یعنی جو مجتہد مطلق نہ ہو اس کو لازم ہے تقلید کسی مجتہد مطلق کی۔ تو اگر کوئی اس مقام پر کہے کہ ان اقوال سے اتنا ہی ثابت ہوتا ہے کہ تقلید کسی کی آئمہ اربعہ میں واجب ہے اور ہم بھی کسی مسئلے میں جو مخالف آئمۂ اربعہ کے ہو عمل نہیں کرتے بلکہ کوئی مسئلے پر موافق ابوحنیفہ کے اور کسی پر موافق شافعی کے اسیطرح پر عمل کرتے ہیں۔ تو جواب اسکا یہ ہے کہ باعث اسکا یا تو حصول درجۂ اجتہاد ہے کہ جسکا قول صحیح موافق احادیث کے پاتے ہیں اسپر عمل کرتے ہیں۔ تو اس صورت میں تقلید کی کیا حاجت ہے۔

اور اگر بغیر حصول اجتہاد کے یہ امر ہے تو مخالف حق اور باطل ہے
کیونکہ اتفاق کیا علما نے اس بات پر کہ نہیں جائز ہے غیر مجتہد کو
کہ عمل کرے ایک مسئلے میں رائے ابوحنیفہؒ پر اور دوسرے میں رائے
شافعیؒ پر۔ کہا ملا علی قاری نے رسالے میں اپنے کہ تالیف کیا ہے
اُسکو قفال کے رد میں بَلْ وَجَبَ عَلَيْهِ أَنْ يُعَيِّنَ مَذْهَبًا مِنَ الْمَذَا
هِبِ إِمَّا مَذْهَبَ الشَّافِعِيِّ فِي جَمِيعِ الْفُرُوعِ وَالْوَقَائِعِ وَإِمَّا مَذْهَبَ مَالِكٍ
وَإِمَّا مَذْهَبَ أَبِي حَنِيفَةَ وَغَيْرِهِمْ وَلَيْسَ أَنْ يَشْتَغِلَ مِنْ مَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ
مَا يَهْوَاهُ وَمِنْ مَذْهَبِ أَبِي حَنِيفَةَ مَا يَرْضَاهُ لِأَنَّا لَوْ جَوَّزْنَا ذَلِكَ لَأَدَّى
إِلَى الْخَبْطِ وَالْخُرُوجِ عَنِ الضَّبْطِ وَحَاصِلُهُ يَرْجِعُ إِلَى نَفْيِ التَّكْلِيفِ لِأَنَّ مَذْهَبَ
الشَّافِعِيِّ إِذَا اقْتَضَى تَحْرِيمَ الشَّيْءِ وَمَذْهَبَ أَبِي حَنِيفَةَ مَثَلًا إِبَاحَةَ ذَلِكَ
الشَّيْءِ بِعَيْنِهِ أَوْ عَكْسَ ذَلِكَ فَهُوَ إِنْ شَاءَ مَالَ إِلَى الْحَلَالِ وَإِنْ شَاءَ مَالَ
إِلَى الْحَرَامِ فَلَا يَتَحَقَّقُ الْحِلَّةُ وَالْحُرْمَةُ وَفِي ذَلِكَ إِعْدَامُ التَّكْلِيفِ وَإِبْطَالُ
فَائِدَتِهِ وَاسْتِيصَالُ قَاعِدَتِهِ وَذَلِكَ بَاطِلٌ۔ انْتَهَى مَا ذَكَرَهُ۔ بلکہ واجب
ہے اُسپر تعیین ایک مذہب کی یا مذہب شافعیؒ کی جمیع فروع اور
وقائع میں یا مذہب مالک کی یا مذہب ابوحنیفہ کی اور یہ نہیں کہ جو
چاہے مذہب شافعیؒ سے اختیار کرے اور جو چاہے مذہب ابوحنیفہ سے
کیونکہ جواز میں اس کے کام مؤدی ہوگا طرف خبط کے اور نکلنے کے
ضبط سے اور حاصل اس کا نفی تکلیف ہے کیونکہ جب مذہب شافعیؒ
مقتضی تحریم کو کسی امر کے ہے اور مذہب ابوحنیفہ کا مثلاً اُس کی

ہر مسلمان کو ایک مذہب معین کا پیرو ہونا واجب ہے۔

تحلیل کو۔ تو جب چاہے مائل ہو طرف حرام کے اور جب
چاہے طرف حلال کے۔ تو حلت و حرمت کا تحقق اور تقرر
جاتا رہا اور اس میں صریح اعدام تکلیف ہے اور ابطال
ہے اس کے فائدے کا اور استیصال ہے اس کی بنا کا
اور یہ باطل ہے۔ اور کہا ترصیع میں۔ لَا خَيْرَ فِي اَنْ
تَكُوْنَ حَنَفِيًّا فِي بَعْضِ الْمَسَائِلِ وَشَافِعِيًّا فِي بَعْضٍ اٰخَرَ۔ نہیں
بہتر ہے کہ حنفی ہو بعض مسایل میں اور شافعی بعض میں۔ اور
شرح عین العلم میں ہے فَلَوِالْتَزَمَ اَحَدٌ مَذْهَبًا كَاَبِي حَنِيْفَةَ
وَالشَّافِعِيِّ فَلَزِمَ عَلَيْهِ الْاِسْتِمْرَارُ فَلَا يُقَلِّدُ غَيْرَهٗ فِي مَسْئَلَةٍ
مِنَ الْمَسَائِلِ یعنی جس نے لازم پکڑا ایک مذہب مثلاً مذہب
ابوحنیفہؒ یا مذہب شافعیؒ کا تو واجب ہے کہ ہمیشہ اسی مذہب
پر رہے اور سوا اس کے کسی مسئلے میں غیر کی تقلید نہ
کرے۔ اور کہا ابن عبدالبر نے اِنَّ تَتَبُّعَ رُخَصِ
الْمَذَاهِبِ غَيْرُ جَائِزٍ بِالْاِجْمَاعِ یعنی تلاش رخصتوں
کا ہر مذہب میں ممنوع ہے بالاجماع۔ اور تفسیر احمدی میں
ہے۔ اِذَا الْتَزَمَ مَذْهَبًا يَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ يَدُوْمَ عَلٰى مَذْهَبٍ
اِلْتَزَمَهٗ وَلَا يَنْتَقِلُ عَنْهُ اِلٰى مَذْهَبٍ اٰخَرَ۔ یعنی
جس مذہب کو التزام کرے تو چاہیے کہ مداومت کرے
اس پر اور نہ پھر جاوے طرف دوسرے مذہب کے۔

الحاصل ان روایات و اقوال سے بخوبی واضح ہے۔ کہ جو شخص پایہ اجتہاد کا نہ رکھتا ہو خواہ عامی ہو یا غیر عامی تقلید مذہب معین کی اس کو واجب ہے۔ اور وجوب و حقیت تقلید پر بہت سی دلیلیں ہیں کہ انکو اس مقام میں ذکر کرنا مناسب ہے ۔

دلیل پہلی یہ ہے جو ہم نے اس مقام میں قول اکابر علمائے امت کے اس باب میں بیان کیئے ۔

دلیل دوسری ایسی ہے کہ اس میں خصم کو جائے کلام نہیں۔ وہ یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے جب ارشاد فرمایا کہ مسائل میرے ماخوذ ہیں احادیث اور آیات سے۔ تو دو حال سے خالی نہیں یا اس قول کی تصدیق کرتے ہو۔ یا انکار کرتے ہو اور اس کو کذب جانتے ہو۔ بر تقدیر اول تو تابعداری اس مذہب کی جمیع مسائل میں واجب ہوگی اور تقدیر ثانی میں اگر احتمال کذب کا جیسے امام صاحب کیطرف ہے اسی طرح جائز ہے کہ احتمال کذب کا بخاری مسلم کی طرف ہووے مثلاً جب امام صاحب کہ مصداق خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ہیں یوں فرمادیں کہ مسائل بیان کیئے ہوئے ہمارے ماخوذ ہیں کتاب اور سنت اور قضایائے صحابہ سے تو قول انکا لائق

اعتماد نہ ہؤا اور جب بخاری مُسلم وغیرہما کہ اُن سے نہایت
متاخر ہیں ذکر کریں کہ یہ حدیث ہم کو فلانے سے پہنچی ہے
تو قول اُن کا بغیر گفتگو مقبول ہوجاوے تو جیسا جائز
ہے کہ امام اعظمؒ نے کذباً یہ کہا ہو کہ مسایل بیان
کئے ہوئے میرے ماخوذ ہیں کتاب اور سنّت سے
اور واقع میں وہ مسایل اختراعی اور عقلی ہوں۔ اِسی
طرح جائز ہے کہ بخاری مسلم و غیرہما نے کذباً کہا ہو
کہ یہ حدیث ہم کو فلانے سے پہنچی ہے تو ایک
کی بات کو صادق جاننا اور دوسرے کی بات کو
باوجود بزرگی اور فضل کے کذب شمار کرنا ترجیح
بلا مرجح بلکہ ترجیح مرجوح ہے۔

دلیل تیسری یہ ہے کہ اِس زمانے میں اکثر
غیر مقلد جو علماء سے سن لیتے ہیں کہ یہ قول موافق
حدیث کے ہے اور اُس پر عمل کرتے ہیں تو تعجب
ہے کہ قول اُن علماء کا جنکو امام صاحب کی نسبت بالکل وقوف
نہیں لائق اعتبار ہو جاوے اور امام صاحب کا قول
لائق اعتماد اور عمل کے نہ ہووے اور یہ نہایت
درجے کا جہل ہے

دلیل چوتھی یہ ہے کہ اکثر علما اور فضلاء اور

اولیاء اللہ اِس اُمت میں اِتباعِ مذہبِ حنفیہ کرتے چلے آئے ہیں تو احتمال بطلان اِس مذہب کا ایک شخص کے قول سے کس طرح جائز ہوگا۔ بیت

ہمہ شیرانِ جہاں بستۂ ایں سلسلہ اند
روبہ از حیلہ چساں بگسلد ایں سلسلہ را

دلیل پانچویں یہ ہے کہ حدیث صحیح میں وارد ہی اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ یعنے اطاعت کرو بڑے گروہ کی اور جو اُس میں سے نکل جاوے نکلا دوزخ میں۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَنْ یَّتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ؕ یعنی جو شخص مومنوں کی راہ کے سوا اور راہ طلب کرے پھیرینگے ہم اُس کو جس طرف پھرا اور داخل کرینگے اُس کو جہنم میں اور بُری ہے وہ جگہ پھر جانے کی۔ اور حال آنکہ اکثر لوگ امت کے تقلید مذہب ابو حنیفہ پر ہیں اور بعض باقی اُوپر مذاہب ثلثہ باقیہ کے۔ کہا ملّا علی قاری نے وَاَمَّا اِتِّبَاعُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ قَدِیْمًا وَحَدِیْثًا فَفِی الْاَدْیَارِ فِیْ جَمِیْعِ الْبِلَادِ سِیَّمَا فِیْ بِلَادِ الرُّوْمِ وَمَا وَرَآءَ النَّهْرِ وَوِلَایَةِ الْهِنْدِ وَالسِّنْدِ وَاَکْثَرِ اَهْلِ خُرَاسَانَ وَعِرَاقٍ مَعَ وُجُوْدِ

كَثِيْرَتِيْنَ فِي بِلَادِ الْحَرْبِ بِالْاِتِّفَاقِ وَالْحَقُّ اَنَّهُمْ يَكُوْنُ ثُلُثَيِ الْمُسْلِمِيْنَ بَلْ اَكْثَرَ عِنْدَ الْمُهَنْدِسِيْنَ بِالْاِتِّفَاقِ يَعْنِیْ اتباع مذہب ابی حنیفہ کا تو زیادتی پر ہے قدیم سے اور جدید سے تمام شہروں میں خاص کر کے روم کے ملکوں میں اور ماوراء النہر کے اور ولایت ہندوستان اور سندھ اور اکثر اہل خراسان اور عراق میں باوجود اس کے کہ بہت لوگ ہیں عرب میں بالاتفاق اور جانتا ہوں میں کہ ہونگے وہ دو ثلث مسلمانوں کے بلکہ اکثر نزدیک مہندسین کے بالاتفاق ۔ اور اکثر اولیاء اللہ اور کاملین اسی مذہب کے مقلد رہے ۔ درمختار میں ہے وَقَدِ اتَّبَعَهُ عَلٰى مَذْهَبِهِ كَثِيْرٌ مِّنْ اَوْلِيَاءِ الْكِرَامِ مِمَّنِ اتَّصَفَ بِثَبَاتِ الْمُجَاهَدَةِ وَرَكَضَ فِيْ مَيْدَانِ الْمُشَاهَدَةِ كَاِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَدْهَمَ وَشَقِيْقٍ الْبَلْخِيِّ وَمَعْرُوْفٍ الْكَرْخِيِّ وَاَبِيْ يَزِيْدَ الْبُسْطَامِيِّ وَفُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ وَدَاؤُدَ الطَّائِيِّ وَاَبِيْ حَامِدِ اللَّفَّافِ وَخَلَفِ بْنِ اَيُّوْبَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَوَكِيْعِ بْنِ الْجَرَّاحِ وَاَبِيْ بَكْرِ الْوَرَّاقِ وَغَيْرِهِمْ آخر تک اور ویسا ہی ذکر کیا اکثر علماء نے ۔ اور کہا اہلِ کشف نے کہ جیسا مذہب امام ابوحنیفہ کا قدیم سے ہے اسی طرح آخر تک رہیگا اور دیکھنے کی بات ہے کہ امام اعظم صاحب اتباعِ حدیث

ہیں اوروں سے زیادہ ہیں کہ حدیث مرسل کو قبول کرتے ہیں اور قیاس کو اُس کے مقابلے میں جائز نہیں رکھتے تو افسوس ہے اُن لوگوں سے کہ باوجود مشاہدے اُن اموارات کے اور اِس احتیاطِ بلیغ کے اُن لوگوں کو اصحاب رائے سے شمار کرتے ہیں اور اِس مذہب کے مسائل کو اپنے زعم باطل کے موافق خلاف احادیث اور آیات کے سمجھتے ہیں اور اُن کے تابعداروں کو کہ سواد اعظم میں داخل ہیں گمراہ اور خاطی کہتے ہیں مثل مشہور ہے کہ چاند پر خاک ڈالنے سے اپنے ہی منہ پر خاک پڑتی ہے۔ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے نورِ ہدایت دیا ہے وہ لوگ کبھی حشر تک اتباع اِس طریقۂ سُنّیہ سے باز نہ آویں گے۔ اور بعض لوگ جو مصداق یَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ ہیں باغوای مفسدین کے شاید کہ اِس سے محروم رہیں يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللهُ مُتِمُّ نُورِهِ ١ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ۝

١۔ ارادہ کرتے ہیں کہ اللہ کے نور کو بجھادیں اپنے منہ سے اور اللہ اپنے نور کو تمام کریگا اگرچہ برا جانیں کافر ۱۲ منہ مدظلہ

دلیل چھٹی یہ ہے کہ بوقت تسلیم کے جب کوئی مسئلہ مسائل حنفیہ میں سے اِس قسم کا نکال دو - کہ جس کی کوئی دلیل حدیث ضعیف یا صحیح یا آیت قرآن شریف سے نہ ہو تو اُس صورت میں اگر خاص اُس مسئلے میں کلام کرو اور اُس پر عمل نہ کرو تو قول تمہارا لایق قبول ہوگا اور وہ جو مسئلہ رفع یدین یا قرأت میں پیچھے امام کے یا قلتین کے مسئلے میں کلام کرتے ہیں - سب مسایل کو ہم نے فضل آلہی سے اِس کتاب میں تفصیل سے بیان کیا ہے اور تمامی مطاعن کے جوابات تحریر کئے ہیں دیکھنے سے ظاہر ہوگا حال آنکہ امام شافعیؒ کے مذہب میں بھی بہت سے ایسے مسئلے ہیں جن کی دلیلیں ضعیف اور اُن میں کلام ہے مثلاً جہر بسم اللہ کا اور حدث نہ ہونا خون اور پیپ کا اور کہانا اُس ذبیحے کا جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہووے قصداً - اور کوئی مذہب ایسا نہیں کہ ہر مسئلے میں اُس کی ادلہ قویہ ہوں سب قسم کے مسائل ہوتے ہیں ہاں ایسا قول نہ ہو جو مخالف صریح حدیث کے ہووے اور کسی دلیل سے اُس میں تمسک نہ ہووے واللہ اعلم و علمہ اتم -

جواب اُن مطاعن کا جن کو اکثر غیر مقلدین بیان کرتے ہیں

طعن پہلا - ہم لوگ احادیث کے اوپر عمل کیا کرتے ہیں اور تعجب ہے کہ قول ابو حنیفہ کا تو قابل قبول ہو اور قول جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قابل عمل کے نہووے

طعن اول جواب طعن

جواب - احادیث پر عمل کرنا تو عین ہمارا مطلوب ہے مگر یہ کہ جس شخص کو معرفت حدیث کی اور ناسخ و منسوخ کی ہووے اور معانی حدیث سمجھنا ہووے اور طریقہ استنباط جاننا ہووے تو اُس شخص کو عمل بالحدیث جائز ہے اور جس میں یہ شروط متحقق نہیں اُسکو عمل کرنا احادیث پر دیکھکے جائز نہیں- تقریر شرح تحریر میں ہے وَلَيْسَ لِلْعَامِيِّ الْاَخْذُ بِظَاهِرِ الْحَدِيْثِ لِجَوَازِ كَوْنِهٖ مَصْرُوْفًا عَنْ ظَاهِرِهٖ اَوْ مَنْسُوْخًا بَلْ عَلَيْهِ الرُّجُوْعُ اِلَى الْفُقَهَاءِ لِعَدَمِ الْاِهْتِدَاءِ فِيْ حَقِّهٖ اِلٰى مَعْرِفَةِ صَحِيْحِ الْاَخْبَارِ وَسَقِيْمِهَا وَنَاسِخِهَا وَمَنْسُوْخِهَا فَاِذَا اعْتَمَدَ كَانَ نَادِرًا لَوْ اَصَابَ عَمَلُهٗ - انتہٰی - یعنی نہیں جائز ہے عامی کو تمسک کرنا ساتھ ظاہر حدیث کے بہ سبب جواز مصروف ہونے اُس کے کے ظاہر سے یا منسوخ ہونے

اُس کے کے بلکہ لازم ہے عامی پر رجوع طرف فقہا کے
جہت عدم اہتدار کے حق میں اُس کی طرف معرفت صحیح
احادیث اور سقیم اور ناسخ اور منسوخ کے پس اگر اعتماد
کریگا ظاہر حدیث پر تو ہوگا تارک اُس چیز کا جو واجب
ہے اُس پر۔ اور کفایہ حاشیۂ ہدایہ میں مسطور ہے اَلعَامِی
اِذَا سَمِعَ حَدِیْثًا لَیْسَ لَہٗ اَنْ یَّاخُذَ بِظَاھِرِہٖ بِجَوَازِ اَنْ یَّکُوْنَ
مَصْرُوْفًا عَنْ ظَاھِرِہٖ اَوْ مَنْسُوْخًا بِخِلَافِ الْفَتْوٰی۔ اور معنی اِس
کے وہی ہیں جو اوپر بیان کیے۔ اور بھی کفایہ میں مرقوم ہے
اِنَّ الْمُفْتِیْ یَنْبَغِیْ اَنْ یَّکُوْنَ مِمَّنْ یُّؤْخَذُ عَنْہُ الْفِقْہُ وَیُعْتَمَدُ
عَلَیْہِ فِی الْبَلْدَۃِ فِی الْفَتْوٰی وَاِذَا کَانَ الْمُفْتِیْ عَلٰی ھٰذِہِ الصِّفَۃِ
فَعَلَی الْعَامِیِّ تَقْلِیْدُہٗ وَاِنْ کَانَ الْمُفْتِیْ اَخْطَأَ فِیْ ذٰلِکَ وَلَا یُعْتَبَرُ
بِغَیْرِہٖ ھٰکَذَا رَوَی الْحَسَنُ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَابْنُ رُسْتَمَ عَنْ مُحَمَّدٍ
وَبِشْرٌ عَنْ اَبِیْ یُوْسُفَ۔ انتہٰی۔ یعنی چاہیئے کہ مفتی ہو اُن
شخصوں سے کہ لی جاتی ہے اُن سے فقہ اور اعتماد کیا جاتا
ہے اُنپر شہر میں بیچ فتوے کے اور جبکہ ہو مفتی اِس صفت
پر پس عامی پر لازم ہے تقلید اُس کی اگرچہ مفتی نے
خطا کی ہو اُس مسئلے میں اور نہ اعتبار کرے ساتھ غیر
اُس مفتی کے ایسا ہی روایت کیا ہے حسن نے ابوحنیفہ
سے اور ابن رستم نے امام محمد سے اور بشیر نے امام ابویوسف

سے ۔ اور مسلم الثبوت میں ہے کہ اجماع کیا ہے محققین نے
اوپر منع عوام کے تقلید صحابہ سے بلکہ اُن پر لازم ہے اتباع
اُن لوگوں کا کہ جلا دی ہے اُنھوں نے اور باب باب کیا
ہے انھوں نے پس مہذّب اور منقح کیا ہے اُنھوں نے
اور جمع کیا ہے اُنھوں نے اور اسی پر بنا کیا ہے ابن الصلاح
نے منع کو تقلید سے سوا چار اماموں کے ۔ کیونکہ یہ بات
نہیں جانی گئی ہے غیر میں اُن چار کے ۔ اور اُس میں کلام
ہے اور وہ جو بعض لوگ کہتے ہیں کہ اللہ اور رسول کا
کلام سمجھنا کچھ مشکل نہیں اِن معنی کر صحیح ہے کہ اصل
مضامین اُس کے ایسے نہیں ہیں کہ بیان کئے سے سمجھ
میں ہر خاص و عام کے نہ آویں مثل مطالب منطق اور
علوم فلسفہ کے اور اِن معنی کر غلط ہے کہ اُس کے
مضامین کو سمجھ کر عبارت سے نکال لینا اور بیان کر دینا
ہر اُمّی اور اَن پڑھے کو آسان ہے ۔ بلکہ بعض مضامین
ظاہر میں نہایت آسان اور سہل ہوتے ہیں ۔ لیکن حقیقت
اُس کی سوا واقفین کے اور کو نہیں کھلتی پس اگر ظاہر
پر ایسے مضمون کے یہ شخص بدوں تحقیق کے واقفوں
سے باوجود استطاعت اور قدرت سوال کے عمل کر یگا
تو عجب نہیں کہ مواخذہ دار ہووے ۔ علاوہ اِس کے قول

امام ابو حنیفہ پر ہم اسطرح سے عمل نہیں کرتے کہ یہ بالذات اُنہیں کا قول ہے بلکہ اِس طرح پر کہ یہ قول اُنکا قولِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ماخوذ ہے اور موافق شریعت کے ہے۔تو قولِ ابوحنیفہ اور قولِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں کچھ منافاۃ نہیں بلکہ کوئی قول ابوحنیفہ کا اس قسم سے نہیں پایا جاتا جسکی دلیل کچھ احادیث و آیات سے نہووے اور پھر درصورتیکہ عمل عامی کو ظاہر حدیث پر منع ہووے اور قول ابوحنیفہ کا موافق قول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہووے تو عمل کرنا احادیث پر اپنی رائے کے موافق اور ترک کرنا تقلید ابوحنیفہ کی نہایت عقل و انصاف سے بعید ہے۔اور ابوشامہ سے جو منع تقلید میں مروی ہے تو برتقدیر صحت نقل کے وہ طعن نسبت اُن لوگوں کے ہے کہ جنہوں نے حرام کہا ہو نظر کرنے کو کتبِ احادیث میں اور ہم لوگ اس کو ہرگز حرام نہیں کہتے بلکہ موجب اجر جزیل اور ثواب کا جانتے ہیں۔اور مشارق الانوار میں جو خلاف حدیث کے چلنے سے منع کیا ہے۔بعد متفق ہوجانے اُس بات کے کہ یہ مخالف ہے اُس حدیث کے سو وہ کچھ مخالف ہمارے نہیں ہے اور علیٰ ہذا القیاس یہی مراد ہے اُن قولوں سے۔اور شیخ عبدالحق محدّث دہلوی نے شرح سفر السعادت میں لکھا ہے کہ مصلحت اور قرار داد علماء کا آخر زمانے میں تعیین اور تخصیص مذہب ہے کہ ضبط اور ربط کہاں [illegible]

و دُنیا اِسی میں ہے پہلے سے مخیر ہے جسکو اختیار کرے ہوسکتا ہے
اور بعد اختیار ایک مذہب کے دوسرے مذہب کی طرف جانا بے توہم
سوءِ ظن اور تفرق کے اعمال اور احوال میں نہوگا۔پس قرارداد
متاخرین مختار ہے اور اُسی میں خیر ہے۔اب کبھی مجتہد کے تابع کو
نہیں پہنچتا ہے کہ اگر کوئی حدیث مخالف اپنے مذہب کے پاوے
اپنے مذہب کو چھوڑے اور اُس حدیث پر عمل کرے یہ طریقہ متقدمین
کا ہے علماء کو اِس زمانے میں سوا متابعت مجتہدوں کے کوئی طریقہ
نہیں ہے اور حکم مجتہد کا درحقیقت حکم کتاب و سنّت ہے۔ اور کلام
صاحب فتح العزیز یعنی مولنا شاہ عبدالعزیزؒ کا اِس آیت کی تفسیر
میں ¹ بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا کی منع میں اُس تقلید کے
کہ مشرکین اُس کو مقابلے میں حکم خدا اور رسولؐ کے پیش
کرتے تھے ہے نہ منع میں اِس تقلید کے کہ فی الحقیقت اطاعت
خدا اور رسول کی ہے۔اور کس طرح مولنا صاحب منع کرتے
اِس تقلید کو حال آنکہ خود بھی مقلّد تھے اور خود اِسی تفسیر
میں وَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا کے تحت میں فرماتے ہیں کہ
اُن لوگوں میں سے جن کی اطاعت بحکمِ خدا فرض ہے۔
مجتہدین شریعت اور شیوخِ طریقت ہیں کہ حکم اُن کا بھی

¹ اضراب عن متابعۃ اللہ ورسولہ الی متابعۃ الآباء یعنی نمیکنند با متابعت خدا و رسول
ودا بلکہ پیروی میکنیم آں عمل را کہ یافتیم پدرانِ خود را بران عمل یعنے نہیں تابعداری
کرتے ہیں ہم مگر جیسا پایا ہم نے اپنے باپ دادوں کو *

واجب الاتباع ہے عوام امت پر۔ کیونکہ فہم اسرار شریعت اور
دقائق طریقت انکو میسر ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَاسْئَلُوْٓا اَھْلَ ا
لذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنی پوچھ لو نصیحت والوں سے
اگر تم نہیں جانتے ہو۔ اور شاہ ولی اللہ صاحب نے عقد الجید
میں لکھا ہے کہ جان تو بیشک تمسک کرنے میں ساتھ ان مذاہب
اربعہ کے مصلحت عظیمہ ہے اور اعراض میں اس سے بڑا مفسدہ
ہے اور ہم بیان کرینگے اسکو کئی وجہوں سے انتہیٰ -

طعن دوسرا - دیکھو صحاح ستہ کی کتابیں جو احادیث
کے فن میں اور کتابوں سے زیادہ معتبر ہیں اکثر جا حدیثیں
شافعیہ کے موافق ہیں اور حنفیہ کے مخالف۔ تو اولے اس صورت
میں عدم اتباع مذہب حنفیہ ہوگا -

جواب - صحاح ستہ کے ماسوا اور بہت سی کتابیں حدیث کی ہیں
کہ جنکو محدثین نے بیان کیا ہے مثلاً معاجم طبرانی کی۔ موطا امام محمد کی
مصنف ابن ابی شیبہ کا۔ کتابیں دارقطنی کی تصانیف طحاوی کی تصانیف
ابن حبان اور حاکم کی وغیرہا اور صحاح ستہ کی شہرت مبنی ہی اس
بات پر کہ اکثر حدیثیں ان کتابونکی صحیح ہیں جیسا کہ انکا ذکر اوپر ہم
کر چکے۔ اور یہ لازم نہیں کہ جو حدیث ان کتابوں میں نہ ہووے
وہ صحیح نہووے سینکڑوں حدیثیں صحیح ایسی ہیں بخاری اور مسلم کی شرط
پر کہ ان کتابوں میں موجود نہیں -

طعن تیسرا - حنفی مذہب کو چونکہ یہ لوگ اکثر جا مخالفت حدیث کی کرتے ہیں اور قیاس اور رائے کو دخل دیتے ہیں اسواسطے نام اُنکا اہل الرائے ہوا اور یہ نام انکا قدیم ہے ہر ترمذی میں جا بجا دیکھو مسایل مذہب حنفیہ کو لکھتا ہے وَهُوَقَوْلُ اَهْلِ الرَّاْیِ - **جواب** - ظاہرا اہل رائے کہنے کا سبب یہ ہوا تھا کہ امام ابوحنیفہ صاحب کے وقت مدارک اور باریکی استنباط اس قسم کی تھی کہ بعض اہل عصر کی سمجھ میں قول اُنکا بلا تأمل و فکر نہیں آتا تھا اسوجہ سے بعض لوگوں نے اُنکو اہل رائے کہنا شروع کیا اور یہ نام وجہ طعن نہیں ہوسکتا اِلّا اُس صورت میں کہ مسائل اُنکے صرف رائے اور اختراع عقل پر بنے ہوں حال آنکہ کوئی مسئلہ انکا اس قسم کا نہیں جسکے ساتھ اور مجتہد نے بھی تمسک نہ کیا ہو اور کیونکر اہل رائے یہ لوگ ہونگے حال آنکہ اُنکے نزدیک حدیث ضعیف مرسل مقدم تر اور اولیٰ تر ہے قیاس اور اجتہاد سے برخلاف امام شافعیؒ کے کہ وہ حدیث مرسل کو قبول نہیں کرتے - تو اگر کسی نے از راہِ تعصب یا کسی اور وجہ سے کوئی کلمہ خلاف اُنکی شان کے کہا تو اُس پر اعتبار کرنا درصورتیکہ وہ مطابق واقع اور نفس الامر کے نہووے نہایت جہالت ہے - اور کوئی ایسا شخص جو کسی فن میں کامل ہووے نہیں گذرا کہ کسی نے اُسکے کلام میں ردو قدح نہ کیا ہو اور اُسکی شان میں کچھ نہ کہا ہو یہانتک کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کہ باتفاق مشایخ طریقت اور علمائے شریعت کے اولیائے کبار میں سے ہیں اور کسی کو اہل حق میں سے اُنکی ولایت اور علو درجہ میں کلام نہیں

لیکن ابن جوزی محدثؒ نے کیا کیا انکی شان میں کہا ہے اور اسی قبیل سے محاربات و مشاجرات و منازعات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو سمجھنا چاہیئے۔اور اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ دوسری جانب کو برا کہنے لگے مثلاً ترمذیؒ نے امام ابوحنیفہؒ کی شان میں جو بیان کیا تو اب ترمذی کی برائی کرنا ہم کو لازم نہیں یا ابن الجوزی نے ازراہ خطا کی غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں کہا اس سے ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کی برائی کرنا اور ان پر طعن کرنا لازم نہیں ✦

طعن چوتھا یہ جو چار مذہب لوگوں نے مقرر کر لئے ہیں اسکا حکم کچھ خدا اور رسولؐ نے نہیں فرمایا ہے بلکہ ان لوگوں نے اپنے دل سے چار مذہب ٹھیرا کے حق کو ان میں حصر کیا اور جو قول کہ انکے مخالف ہی اسکو باطل بنایا۔پس دلیل شرعی اس باب میں کوئی پائی نہیں جاتی۔

جواب۔ دلیلیں شرع میں چار ہیں ایک ان میں اجماع امت بھی ہے اور اطاعت اہل اجماع کی فرض ہے اور اجماع کیا امت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام نے ان چار مذہبوں پر اور اتفاق کیا اس بات پر کہ جو ان چاروں کے مخالف ہو باطل ہے۔اشباہ میں ہے وَمَا خَالَفَ الْاَئِمَّةَ الْاَرْبَعَةَ مُخَالِفٌ لِلْاِجْمَاعِ وَقَدْ صَرَّحَ فِي التَّحْرِيْرِ اَنَّ الْاِجْمَاعَ اِنْعَقَدَ عَلٰى عَدَمِ الْعَمَلِ بِمَذْهَبٍ مُخَالِفٍ لِلْاَرْبَعَةِ لِانْضِبَاطِ مَذَاهِبِهِمْ وَكَثْرَةِ اَتْبَاعِهِمْ یعنی جو حکم مخالف ہو ان چار اماموں کے قول کے سو وہ اجماع کے مخالف ہے۔اور تصریح کی ہے ابن الہمام نے تحریر میں کہ تمام علماء

کا اجماع ہوا ہے عمل نہ کرنے پر اُس مذہب کے جو مخالف ہی اِن چار اماموں کے
اِسواسطے کہ اِن اماموںکا مذہب ضبط اور آراستہ ہوا ہے اور اُنکے اتباع کرنیوالے
بہت لوگ ہیں حاصل یہ ہے کہ اِن اماموںکے مقلدین سوادِ اعظم میں داخل
ہیں اور سوادِ اعظم کی متابعت کرنیکو حدیث میں حکم ہے اور اسکا بیان گذرا
اور نہایۃ المراد میں مرقوم ہے وَفِي زَمَانِنَا هٰذَا قَدِ انْحَصَرَتْ صِحَّةُ التَّقْلِيْدِ
فِي هٰذِهِ الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ فِي الْحُكْمِ الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ بَيْنَهُمْ وَفِي الْحُكْمِ الْمُخْتَلَفِ
فِيْهِ اَيْضًا قَالَ الْمُنَاوِيُّ فِي شَرْحِ الْجَامِعِ الصَّغِيْرِ وَلَا يَجُوْزُ الْيَوْمَ تَقْلِيْدُ غَيْرِ الْاَئِمَّةِ
الْاَرْبَعَةِ فِي قَضَاءٍ وَّلَا اِفْتَاءٍ ہمارے اس زمانے میں منحصر ہوئی ہی تقلید
اِن چار مذہب میں خواہ حکم متفق ہو خواہ حکم مختلف پھر ان چار کے سوا
اور کسی کی تقلید جائز نہیں اور کہا مناوی نے جامع صغیر کی شرح میں
جائز نہیں ہے اِس زمانے میں تقلید کرنی سوا اِن چار اماموں کے
نہ تو قضا میں نہ فتوے میں یعنی قاضی کو درست نہیں کہ ان مذاہب
کے سوا اور کا حکم کرے اور مفتی کو درست نہیں کہ برخلاف اِنکے فتویٰ
دے اور تفسیر احمدی میں ہے قَدْ وَقَعَ الْاِجْمَاعُ عَلٰى اَنَّ الْاِتِّبَاعَ اِنَّمَا
يَجُوْزُ الْاِتِّبَاعُ لِمَنْ حَدَثَ مُجْتَهِدًا مُخَالِفًا لَّهُمْ یعنی بیشک اجماع ہوا ہی
اِس بات پر کہ اتباع سوائے اُن چار مذہبوں سے کسی کا جائز نہیں سو
نہیں جائز ہے اتباع اُس شخص کا جو نیا مجتہد مخالف اِنکے نکلے اور اسی
کتاب میں ہے وَالْاِنْصَافُ اَنَّ انْحِصَارَ الْمَذَاهِبِ فِي الْاَرْبَعَةِ
وَاتِّبَاعَهُمْ فَضْلٌ اِلٰهِيٌّ وَّقُبُوْلِيَّةٌ عِنْدَ اللهِ تَعَالٰى لَا مَجَالَ فِيْهِ لِلتَّوْجِيْهَاتِ

دلائل الادلۃ یعنی انصاف یہ ہے کہ منحصر ہونا مذہبونکا اِن چار ہیں اور اتباع
اِنکا فضل آلہی ہے اور مقبولیت ہے اُسکی نزدیک اللہ تعالیٰ کے اور اِس
باب میں دلیل اور توجیہہ کو دخل نہیں ؞

طعن پانچواں ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہر ایک
صحابی جیسی حدیث کو پاتے تھے اُسی طرح پر عمل کرتے تھے مجتہد ہو یا عامی
نہ یہ کہ کسی صحابی معین کی جو مجتہد ہوتا صرف اُس کی تقلید پر اقتصار کرتے
اپنی اپنی سمجھ کے موافق عمل میں لاتے تھے تو اب اِس زمانے میں بھی
موافق اس کے عمل کرنا صواب ہے کچھ ہرج نہیں ۔

جواب ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں یا اُس زمانے
میں جو آپ کی وفات سے قریب تھا اکثر لوگ صحابی موجود تھے کسی حدیث
کو جو غیر معتبر ہو کبھی بیان نہیں کرتے تھے احتمال کذب کا اُنکی نسبت ہرگز
نہ تھا اسی واسطے جو شخص کہ کوئی حدیث کسی صحابی یا تابعی مقبول سے
سنتا تھا بوجہ اعتبار کے اُسپر عمل کرتا تھا۔ برخلاف اِس زمانے کے کہ ہزاروں
قسم کی حدیثیں اور قصے لوگوں نے جھوٹھ ایجاد کر لیئے ہیں۔ راوی حدیث
کے سب قسم کے ہونے لگے تو اِس صورت میں ہر شخص کے کہے کیموافق
عمل کرنا ناجائز ہوا۔ جو لوگ کہ حال وکیفیت رُوات اور احادیث سی واقف
تھے وہ اور لوگونکو بتلا دیتے تھے اور لوگ اُنکی تقلید کرتے تھے تو زمانہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر قیاس کرنا اِس زمانے کا حماقت ہے
اور بہت سے مطاعن جو غیر مقلد بیان کرتے ہیں اُنکا جواب بھی اِن جوابات

سے نکل آویگا اور جب مشہور طعنوں کا یہ حال ہوا تو معلوم نہیں کہ جو اور طعن ہیں وہ کیسے ہونگے مسلمانوں کو لازم ہے کہ اِنکی باتوں کی طرف خیال نکریں اور جس طریقے پر کہ اکابر علمائے اُمت اور ہزاروں اولیاء اللہ محبوبِ خدا کے چلتے رہے اُسی پر چلیں۔ اور **ایک مکر** اِس فرقے کا یہ ہے کہ نام اپنا بمقابلہ حنفی شافعی کے محمدی رکھا ہے اِسوجہ سے کہ ہم لوگ طریقہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اختیار کرتے ہیں اور اُسکی پیروی کرتے ہیں۔ بخلاف مقلدین کے کہ اُن لوگوں نے خلاف طریقۂ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ کا طریقہ اختیار کرلیا اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل کو ترک کیا ہے۔ اور یہ نہیں سمجھتے کہ طریقہ ابو حنیفہؒ یا شافعیؒ کا بعینہٖ طریقہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے کچھ اُسکے مخالف نہیں۔ اور تسمیہ اِنکا اِن نسبتوں کے ساتھ بوجہ تقلید مذہب معین کے ہے ورنہ تمامی اہلِ حق محمدی ہیں حاجت اُنکی تخصیص کی کیا ہے۔ اور **دوسرے** یہ کہ اِس زمانے میں جو معروف کتابیں مشتہر اور رواج پاگئیں ہیں مثل مشکوٰۃ شریف وغیرہ کے اُنہیں اپنے مذہب کیموافق احادیث نکال کے عوام مقلدین سے بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حدیثیں صحیح اِن کتابوں میں منحصر ہیں اور تمہارے مسائل صریح مخالف اِن احادیث کے ہیں۔ تو قول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا چھوڑ کے قول ابو حنیفہؒ اختیار کرتے ہو۔ اور نہیں جانتے کہ بہت سی کتابیں ایسی حدیث کی ہیں کہ اُنہوں نے خواب میں بھی نہ دیکھی ہونگی اور ہزاروں حدیثیں صحیح بخاری و مسلم کی شرط پر اِن کتابوں میں موجود ہیں ✦ کتاب تمت ✦